عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ
ختم نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY
KHATM-E-NUBUWWAT
KARACHI PAKISTAN

جلد: ۲۳
۱۳ تا ۱۹/ جمادی الاول ۱۴۲۵ھ مطابق ۲ تا ۸ جولائی ۲۰۰۴ء
شمارہ: ۲

حقانیت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی شہادت

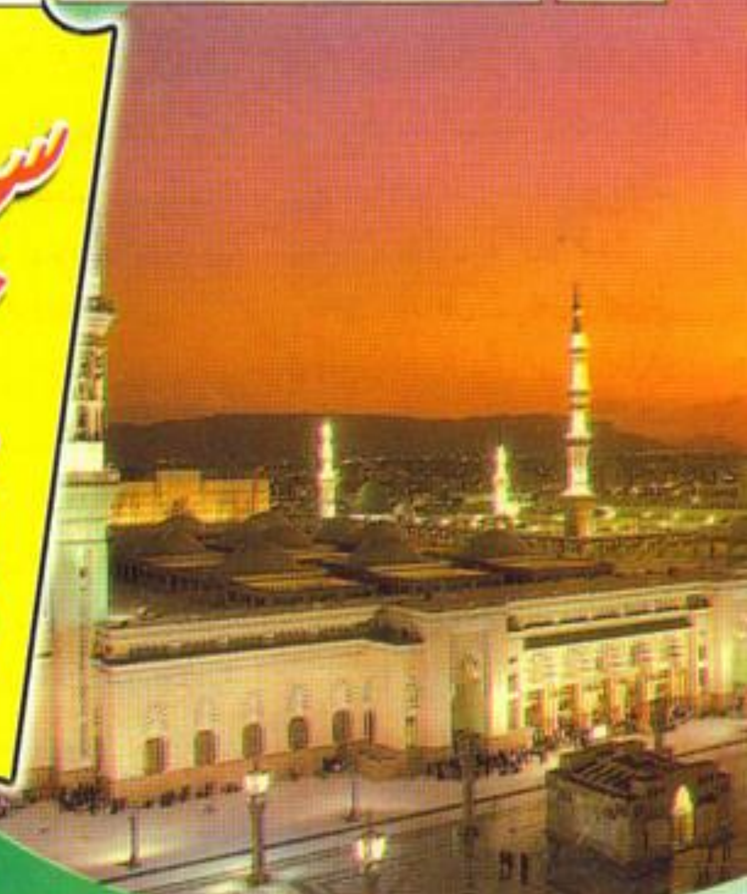

سیرتِ مبارکہ کی پیروی

عالم نو

نسلی تفاخر و امتیاز

مدارس کی حیثیت

Email: editorkn@yahoo.com Website: http://www.khatme-nubuwwat.org http://www.khatm-e-nubuwwat.c

خون کی منتقلی کا مسئلہ:

س:...... ایک انسان کا خون دوسرے انسان کے بدن میں داخل کرنا جائز ہے یا نہیں؟

ج:...... خون انسان کا جزو ہے اور جب بدن سے نکال لیا جائے تو نجس بھی ہے، انسان کا جزو ہونے کی حیثیت سے اس کی مثال عورت کے دودھ کی ہوگی، جس کا استعمال علاج کے لئے فقہاء نے جائز لکھا ہے (عالمگیری، طبع مصر، ص۱۱۲ ج۴)۔ خون کو بھی اگر اسی پر قیاس کرلیا جائے تو یہ قیاس بعید نہیں ہوگا، البتہ اس کی نجاست کے پیش نظر اس کا حکم وہی ہوگا جو حرام اور نجس چیزوں کے استعمال کا ہے یعنی:

۱:...... جب مریض اضطراری حالت میں ہو، اور ماہر ڈاکٹر کی نظر میں خون دیئے بغیر اس کی جان بچانے کا کوئی راستہ نہ ہو تو خون دینا جائز ہے۔

۲:...... جب ماہر ڈاکٹر کی نظر میں خون دینے کی "حاجت" ہو، یعنی مریض کی ہلاکت کا خطرہ تو نہ ہو، لیکن اس کی رائے میں خون دیئے بغیر صحت کا امکان نہ ہو تب بھی خون دینا جائز ہے۔

۳:...... جب خون نہ دینے کی صورت میں ماہر ڈاکٹر کے نزدیک مرض کی طوالت کا اندیشہ ہو، اس صورت میں خون دینے کی گنجائش ہے، مگر اجتناب بہتر ہے: کما فی الھندیة "وان قال الطبیب یتعجل شفاء ک فیه وجهان۔" (ص:۳۵۵ ج۵)

۴:...... جب خون دینے سے محض منفعت یا زینت مقصود ہو، یعنی ہلاکت یا مرض کی طوالت کا اندیشہ نہ ہو، بلکہ محض قوت بڑھانا یا حسن میں اضافہ کرنا مقصود ہو تو ایسی صورت میں خون دینا ہرگز جائز نہیں۔

س:...... کیا کسی مریض کو خون دینے کے لئے اس کی خرید و فروخت اور قیمت لینا بھی جائز ہے؟

ج:...... خون کی بیع تو جائز نہیں، لیکن جن حالات میں، جن شرائط کے ساتھ نمبر اول میں مریض کو خون دینا جائز قرار دیا ہے، ان حالات میں اگر کسی کو خون بلا قیمت نہ ملے تو قیمت دے کر خون حاصل کرنا صاحب ضرورت کے لئے جائز ہے، مگر خون دینے والے کے لئے اس کی قیمت لینا درست نہیں۔

س:...... کسی غیر مسلم کا خون مسلم کے بدن میں داخل کرنا جائز ہے یا نہیں؟

ج:...... نفس جواز میں کوئی فرق نہیں، لیکن یہ ظاہر ہے کہ کافر یا فاسق، فاجر انسان کے خون میں جو اثرات خبیثہ ہیں، ان کے منتقل ہونے اور اخلاق پر اثرانداز ہونے کا قوی خطرہ ہے، اس لئے صلحائے امت نے فاسقہ عورت کا دودھ پلوانا بھی پسند نہیں کیا، اس لئے کافر اور فاسق، فاجر انسان کے خون سے حتی الوسع اجتناب بہتر ہے۔

جائیداد میں حصہ:

س:...... عرض یہ ہے کہ ہم دو بھائی اور پانچ بہنیں ہیں۔ ہمارے والد صاحب کے نام ایک مکان ہے جو والد صاحب نے تین سال پہلے ہماری چھوٹی ہمشیرہ کے نام کردیا۔ اب بڑی ہمشیرہ اس مکان میں بچوں کے ساتھ رہ رہی ہیں، جب مکان تیار ہو رہا تھا تو والد صاحب نے بڑی ہمشیرہ سے تین لاکھ روپے ادھار لئے تھے۔ اس مکان کے نصف حصے کا کرایہ آٹھ ہزار روپے بھی دو سال سے بڑی ہمشیرہ لے رہی ہیں اور اسی مکان میں رہائش بھی اختیار کئے ہوئے ہیں۔ اب وہ ہمشیرہ کہہ رہی ہیں کہ جب ان کا قرضہ پورا ہوجائے گا تو وہ مکان سے چلی جائیں گی۔ تمام بہنیں یہ چاہتی ہیں کہ مجھے مکان میں حصہ نہ ملے کیونکہ میں گزشتہ پانچ سال سے کراچی میں الگ رہ رہا ہوں، جبکہ ہمارا مکان حیدرآباد میں واقع ہے۔ والد صاحب بھی بہنوں ہی کی بات مانتے ہیں اور ہماری نہیں سنتے۔ میں والد صاحب کا نافرمان نہیں ہوں۔ مکان بھی میری ہی نگرانی میں تیار ہوا تھا۔ اب خدا جانے کیا ہوگیا ہے۔ آپ سے یہ پوچھنا ہے کہ میں والد صاحب کا بڑا بیٹا ہوں، اگر وہ مجھے اپنی جائیداد میں سے حصہ نہیں دیتے تو اس کے متعلق کیا حکم ہے؟

ج:...... اگر انہوں نے یہ مکان اپنی چھوٹی بیٹی کے نام کرادیا، تو یہ ان کی چیز تھی، انہوں نے چھوٹی بیٹی کو دیدی۔ البتہ اگر بغیر ضرورت کے اور بغیر وجہ کے انہوں نے یہ عمل کیا ہے تو وہ گناہ گار ہوں گے۔

پرائز بانڈ کی پرچیوں کی خرید و فروخت:

س:...... پورے ملک میں آج کل پرائز بانڈ اور پرائز بانڈ کی پرچیوں کا کاروبار عام ہوگیا ہے۔ ہر شخص پرائز بانڈ کی پرچیاں خرید کر راتوں رات امیر بننے کے چکر میں ہے۔ کیا پرائز بانڈ کی ان پرچیوں پر نکلنے والے انعام سے "عمرہ" یا کوئی بھی نیک کام یا غریبوں، بیواؤں کی امداد کرسکتے ہیں یا نہیں؟

ج:...... یہ پرچیوں کا کاروبار جائز نہیں۔ اس سے نہ عمرہ جائز ہے اور نہ صدقہ خیرات صحیح ہے۔ یہ کاروبار بند کردینا چاہئے اور جو رقم اس سلسلے میں حاصل ہوئی ہے، وہ غرباء و مساکین کو بغیر نیت ثواب کے دے دینی چاہئے۔

سرپرست اعلیٰ

حضرت خواجہ خان محمد زید مجدہٗ

سرپرست

حضرت سید نفیس الحسینی مدظلہم

ہفت روزہ ختم نبوۃ

جلد:۲۳ شمارہ:۶ ۱۳تا۱۹/ جمادی الاول ۱۴۲۵ھ مطابق ۲تا۸ جولائی ۲۰۰۴ء

مدیر اعلیٰ: مولانا عزیز الرحمن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ: مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر: مولانا اللہ وسایا

بیاد

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ

خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ

مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ

مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ

محدث العصر مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ

فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ

شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ

امام اہل سنت حضرت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ

حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ

مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ

مولانا عبدالرحیم اشعرؒ

مجلس ادارت

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

مولانا بشیر احمد

صاحبزادہ مولانا عزیز احمد

علامہ احمد میاں حمادی

مولانا نذیر احمد تونسوی

مولانا منظور احمد الحسینی

مولانا سعید احمد جلال پوری

صاحبزادہ طارق محمود

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

سید انظر عظیم

سرکولیشن منیجر: محمد انور رانا

ناظم مالیات: جمال عبدالناصر شاہد

قانونی مشیران: حشمت حبیب ایڈووکیٹ، منظور احمد میو ایڈووکیٹ

ٹائٹل وتزئین: محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان

اس شمارے میں

اداریہ		4
حقانیت نبویؐ کی شہادت	(مولانا مفتی محمد شفیعؒ)	6
سیرت مبارکہ کی پیروی	(مولانا محمد یوسف)	9
نسلی تفاخر وامتیاز	(مولانا خالد ندوی)	11
عالم نو	(مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ)	12
مدارس کی حیثیت	(مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی)	14
بہاء اللہ سے مرزا قادیانی تک	(مولانا محمد نذر رحمانی)	16
اخبار عالم پر ایک نظر		21

زر تعاون بیرون ملک: امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۰ ڈالر۔

یورپ، افریقہ: ۷۰ ڈالر، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۴۰ امریکی ڈالر

زر تعاون اندرون ملک: فی شمارہ: ۷ روپے۔ ششماہی: ۱۷۵ روپے۔ سالانہ: ۳۵۰ روپے

بینک ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت۔ اکاؤنٹ نمبر 363-8 اور اکاؤنٹ نمبر 927-2 الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ کراچی پاکستان ارسال کریں

لندن آفس:
35, Stockwell Green,
London, SW9 9HZ U.K.
Ph: 0207-737-8199

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۵۸۳۴۸۶۔۵۱۴۱۲۲ فیکس: ۵۴۲۲۷۷
Hazori Bagh Road, Multan.
Ph: 583486-514122 Fax: 542277

جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M.A. Jinnah Road, Karachi.
Ph: 7780337 Fax: 7780340

ختم نبوت

اداریہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

توہین رسالت کے قانون میں ترمیم کی باتیں

توہین رسالت کا قانون پاکستان کے مسلمانوں کی عظیم قربانیوں کے بعد منظور ہوا۔ لیکن جس دن سے یہ قانون منظور ہوا' اس دن سے صرف پاکستان کے غیر مسلمین اور بے دین طبقہ ہی نہیں بلکہ دنیا بھر کی کفریہ طاقتیں اس قانون کو ختم کرانے کے درپے ہیں۔ گزشتہ دنوں جنرل پرویز مشرف نے ایک مرتبہ پھر توہین رسالت کے قانون اور حدود آرڈیننس میں ترمیم ونظر ثانی کا عندیہ دیا۔ اس سے قبل بے نظیر بھٹو کے دور میں جب توہین رسالت کے دو مجرموں کو عدالت نے توہین رسالت کا جرم ثابت ہونے پر موت کی سزا سنائی تو امریکہ' جرمنی' برطانیہ اور تمام یورپی ممالک اور پوپ جان پال تک چیخ اٹھے کہ یہ سزا صحیح نہیں' اس قانون کو ختم کیا جائے۔ بے نظیر بھٹو پر اتنا دباؤ ڈالا گیا کہ وہ اس قانون کو ختم کرنے کے لئے تیار ہوگئیں۔ ان دونوں مجرموں کو جرمنی بھجوایا گیا اور امریکہ اور یورپی ممالک سے بہت زیادہ معذرتیں کی گئیں۔ پاکستان کی مذہبی جماعتوں نے اس کے ردعمل میں بہت سخت احتجاج کیا جس کے بعد اس قانون کو ختم کرنے کا خطرہ بظاہر ٹل گیا۔ بعد ازاں نواز شریف نے اپنے دور میں اس بات کی بہت زیادہ کوشش کی کہ کسی طرح اس قانون کو ختم کیا جائے اور غیر مؤثر بنایا جائے۔ اس سلسلے میں انہوں نے اس کے طریقہ کار میں تبدیلی کا ارادہ کیا۔ اس وقت بھی ان کوششوں کو علماء کرام نے ناکام بنادیا۔ جنرل مشرف نے مسند اقتدار سنبھالتے ہی آئین کو معطل کرنے کی آڑ میں اس قانون کو ختم کرنے کی کوشش کی۔ اس وقت شہید ختم نبوت حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید نور اللہ مرقدہ نے فوری طور پر اس قانون کی بقا کے لئے جدوجہد کرنے کا اعلان کیا' دیگر مذہبی جماعتیں بھی اس قانون کے تحفظ کے لئے میدان عمل میں اتر آئیں۔ حکومت پاکستان نے بہتیری وضاحت کی مگر قوم ان وضاحتوں سے مطمئن نہ ہوئی۔ جنرل مشرف جب شہید ختم نبوت حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ کی تعزیت کے لئے آئے تو اس موقع پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے وفد نے ان پر زور دیا کہ شہید ختم نبوت حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ کو ناموس رسالت کے قانون کے تحفظ کے سلسلے میں تحریک کے آغاز کی پاداش میں شہید کیا گیا ہے' اس لئے ان کا خون رائیگاں نہیں جانا چاہیے' جنرل صاحب! آپ فوری طور پر توہین رسالت کے قانون اور دیگر اسلامی دفعات کو تحفظ دیں۔ مولانا فضل الرحمن' علامہ شاہ احمد نورانی مرحوم' مولانا سمیع الحق اور دیگر علمائے کرام نے بھی اس وقت جنرل مشرف سے یہی بات کہی جس کے بعد جنرل مشرف کے پاس اس کے علاوہ اور کوئی چارہ نہیں رہا کہ وہ توہین رسالت کے قانون کو تحفظ دیں۔ چنانچہ انہیں اعلان کرنا پڑا کہ توہین رسالت کے قانون میں ترمیم کا فیصلہ واپس لیا جاتا ہے۔ اس اعلان سے قوم کو ایک

ختم نبوۃ

گو نہ اطمینان ہوا۔ بعدازاں اطلاع ملی کہ اس قانون کو غیر مؤثر بنانے کے لئے اس کے طریقہ کار میں تبدیلی کی جارہی ہے۔ پہلے تو حکومت نے اس کا انکار کیا مگر بعد میں حکومتی بیانات سے ثابت ہوگیا کہ حکومت نے توہین رسالت کے قانون کے طریقہ کار میں تبدیلی کرکے ڈی سی کو ہوم سیکریٹری کی وساطت سے پابند کردیا کہ اس کی منظوری کے بغیر توہین رسالت کے جرم کی ایف آئی آر درج نہ کی جائے۔ اس کے خلاف بھی احتجاج ہوا جس پر حکومت کو ہزیمت اٹھا کر پیچھے ہٹنا پڑا۔

اب حکومت پھر کوشش کررہی ہے کہ توہین رسالت کے قانون اور حدود آرڈیننس پر نظرثانی کرکے ان میں ترمیم کرے۔ عجیب بات یہ ہے کہ جنرل مشرف ہوں' امریکہ اور یورپی حکومتیں ہوں یا پوپ جان پال اور دیگر عیسائی مذہبی رہنماء' ان کو اس بات کی کوئی فکر نہیں کہ انبیاء کرام علیہم السلام اور اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق ہرزہ سرائی کرنے والوں کی زبانیں بند کی جائیں اور توہین رسالت کرنے والوں کو ضابطہ کا پابند بنایا جائے۔ فکر ہے تو اس بات کی کہ توہین رسالت کے مجرموں اور گستاخ رسول ﷺ کو کس طرح تحفظ فراہم کیا جائے۔ چوروں کی فکر ہے' لیکن عام لوگوں کو چوروں سے بچانے کی کوئی فکر نہیں۔ ہم پہلے بھی کہہ چکے ہیں کہ توہین رسالت کا قانون صرف حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کے تحفظ کے لئے نہیں بنا بلکہ تمام انبیائے کرام علیہم السلام کے تحفظ کے لئے بنا ہے۔ مسلم معاشرہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یا دیگر انبیائے کرام علیہم السلام کی توہین کا تصور تک نہیں کیا جاسکتا۔ ایسے افراد' گروہ یا شخص کو مسلمان ایک منٹ کے لئے زندہ نہیں چھوڑ سکتے۔ جو شخص توہین رسالت کا مرتکب ہو' اس کے لئے فوری طور پر قانون کے ذریعے اس کو جیل بھجوانے کا حکم ہے۔ ہم حکومت سے بھی یہی کہیں گے کہ وہ توہین رسالت قانون کے میں ترمیم کی بجائے توہین رسالت کا ارتکاب کرنے والوں کو تلقین کرے کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یا دیگر انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی توہین کرنے کا تصور تک نہ کریں اور ایسی حرکات سے باز آجائیں۔ مسلمانوں کے مذہبی معاملات میں بلاوجہ مداخلت کرنے والے مسلمانوں کے غیظ وغضب اور اللہ کے عذاب سے بچ نہیں سکیں گے۔ ہم حکومت پر واضح کرنا چاہتے ہیں کہ توہین رسالت کا کے قانون میں کسی بھی طرح کی ترمیم یا تبدیلی کی گئی تو قوم حکمرانوں کو اقتدار سے ہٹانے سے دریغ نہیں کرے گی۔

ضروری اعلان

ہفت روزہ ''ختم نبوت'' کے اندرون و بیرون ملک کے تمام قارئین کے نام بقایاجات کی ادائیگی کے سلسلے میں یاددہانی کے خطوط ارسال کئے جاچکے ہیں۔ جن حضرات کے نام بقایاجات واجب الادا ہیں وہ فوراً اپنی رقم بنام ہفت روزہ ''ختم نبوت'' کراچی بذریعہ منی آرڈر' چیک یا ڈرافٹ ارسال فرماکر ممنون فرمائیں۔ پنجاب کے بعض علاقوں سے یہ شکایات موصول ہورہی ہیں کہ پوسٹ مین اضافی چارج وصول کرتے ہیں جبکہ ہفت روزہ ختم نبوت رجسٹرڈ رسالہ ہے جسے پاکستان پوسٹ آفس کی جانب سے ڈاک کے رعایتی نرخ یعنی ایک روپے کے ڈاک ٹکٹ کی سہولت حاصل ہے۔ قارئین کرام سے گزارش ہے کہ رسالہ پر ایک روپے کا ڈاک ٹکٹ لگے ہونے کی صورت میں کسی قسم کا اضافی چارج ڈاکیہ کو ہرگز نہ دیا جائے۔

نوٹ: خط وکتابت کرتے وقت اپنے خریداری نمبر کی وضاحت ضرور فرمائیں۔ (ادارہ)

ختم نبوۃ

حقانیت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی شہادت

حضرت عباس بن مرداس رضی اللہ عنہ ایک جلیل القدر صحابی ہیں۔ اسلام سے پہلے عرب کے عام لوگوں کی طرح یہ بھی بت پرستی میں مبتلا تھے۔ ان کا ایک مخصوص بت تھا' جس کا نام ضمار پکارا جاتا تھا' اور یہ ان کا خاندانی اور جدی معبود تھا۔ ان کے والد مرداس جب مرنے لگے تو اپنے صاحبزادے عباس کو وصیت کی کہ بیٹا! ضمار کی پرستش کرتے رہنا' اس میں غفلت نہ ہو' کیونکہ تمہارے نفع نقصان کا وہی مالک ہے۔

عباس رضی اللہ عنہ اپنے والد کی وصیت کے مطابق اس کی پوجا کرنے لگے' ایک روز حسب عادت اس کی پرستش میں مشغول تھے کہ یکایک ضمار کے اندر سے آواز سنائی دی' کان لگایا تو یہ شعر پڑھ رہا تھا:

من للقبائل من سلیم کلھا
اودی ضمار و عاش اھل المسجد

اب بنی سلیم کے قبائل کا کون مددگار ہوگا
ضمار ہلاک ہو چکا اور اہل مسجد باقی رہے

ان الذی ورث النبوت والھدی
بعد بن مریم من قریش مھتد

بے شک ہدایت پر وہی ذات مقدس ہے جو حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کے بعد نبوت و ہدایت کی وارث ہوئی ہے۔

اودی ضمار و کان یعبد مدۃ
قبل الکتاب الی النبی محمد

ضمار کی حکومت ختم ہوئی' حالانکہ نبی محمدؐ پر کتاب نازل ہونے سے پہلے ایک مدت تک اس کی پرستش ہوتی رہی۔

حضرت عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس حیرت انگیز واقعہ نے میرے دل میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضری کا ولولہ پیدا کردیا۔ میں نے اپنی قوم بنی حارثہ کی ایک جماعت کے ساتھ مدینہ منورہ کا قصد کیا۔ مدینہ پہنچ کر جب ہم مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں داخل ہوئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دور سے دیکھتے ہی

مولانا مفتی محمد شفیع قدس سرہ'

تبسم فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ عباس! تم مسلمان ہونے کے لئے کیسے آگئے؟ میں نے سارا قصہ سنایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صحیح کہتے ہو' اس کے بعد ہی میں اور میری ساری قوم مشرف با اسلام ہوگئی۔

مازن رضی اللہ عنہ بن غضوبہ کے قبول اسلام کا حیرت انگیز قصہ:

حضرت مازن رضی اللہ عنہ بن غضوبہ ایک بلند پایہ صحابہ ہیں۔ وہ اپنے مسلمان ہونے کا واقعہ اس طرح بیان فرماتے ہیں کہ عمان کے قریب ایک بستی سائل کے نام سے مشہور تھی' وہاں ایک مشہور بت تھا جس کو "بادر" کہا جاتا تھا' میں بھی اس کی پوجا کے لئے جایا کرتا تھا اور اس کی نذر کے لئے بکرے وغیرہ ذبح کیا کرتا تھا۔ ایک روز میں وہاں پہنچا اور اس کے پاس جا کر ایک بکرا بطور نذر کے ذبح کیا۔ میں ابھی اس کام سے فارغ بھی نہ ہوا تھا کہ اچانک بت کے اندر سے آواز آئی' سنا گیا تو یہ کلمات کہہ رہا ہے:

"سنو! خوش ہو گے ایک خیر عظیم ظاہر ہوگئی اور شر چھپ گیا۔ قبیلہ مضر میں سے ایک نبی اللہ تعالیٰ کے سچے دین کے ساتھ مبعوث ہوئے۔ سو اب پتھر کے تراشے ہوئے بت کو چھوڑ دو تاکہ جہنم کے عذاب سے محفوظ رہو"

حضرت مازن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس حیرت انگیز آواز سے میں تعجب میں ضرور پڑ گیا مگر میں نے اپنے آبائی دین کو ترک نہ کیا اور برابر اس بت کی پرستش کرتا رہا یہاں تک کہ پھر ایک روز میں نے اس کے نذرانہ کے لئے ایک بکرا ذبح کیا تو پھر اس کے اندر آواز پیدا ہوئی' سنا تو یہ رجز کے اشعار پڑھ رہا تھا:

اقبل الی اقبل تسمع مالا تجھل
ھذا نبی مرسلا جاء بحق منزل

"میری طرف اچھی طرح متوجہ ہو جاؤ تاکہ وہ بات سنو جس کو تم جہل کی بات نہ کہہ سکو گے۔ یہ نبی مرسل ہیں جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل شدہ دین حق لے کر آئے ہیں۔"

من بہ کی تعدل عن حر نار تشعل

www.amtkn.com www.facebook.com/amtkn313 www.emaktaba.info

ختم نبوۃ

وفودھا بالجندل!!

''تم ان پر ایمان لے آؤ تاکہ
جہنم کی دہکتی ہوئی آگ سے نجات پاؤ'
جس کے انگارے پتھر کے ہیں۔''

حضرت مازن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اب تو میری حیرت کی انتہا نہ رہی اور میں نے سمجھ لیا کہ حق تعالیٰ شانہ مجھے کسی صحیح راستہ کی طرف ہدایت کرنا چاہتے ہیں۔ اتفاقاً انہی ایام میں ایک شخص اہل حجاز میں سے ہماری بستی میں پہنچ گیا' میں نے اس سے پوچھا کہ اپنے اطراف کی خبریں سناؤ۔ اس نے نقل کیا کہ ہمارے بلاد میں ایک شخص پیدا ہوا ہے جس کا نام احمدؐ ہے' جو کوئی اس کے پاس جاتا ہے' اس سے کہتا ہے: ''اجیبوا داعی اللہ'' یعنی خدا کے داعی کی بات مانو۔

حضرت مازن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے سمجھ لیا کہ جو کلمات کان میں خرق عادت کے طور پر ڈالے گئے تھے' ان کا مصداق یہی شخص ہے۔ میں اٹھا اور پہلے اس بت کو توڑ ڈالا اور سواری کر کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حق تعالیٰ نے اسلام کی حقانیت پر میرا شرح صدر اور اطمینان کامل کر دیا۔ میں مشرف بہ اسلام ہو گیا اور یہ اشعار اسی وقت کہے:

کسرت بادرٗ اجذاذٗ او کان لنا
ربا نطیف بہ ضلا بتضلال
میں نے بارو نامی (بت) کے
ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے' حالانکہ پہلے وہ
ہمارا معبود تھا' ہم گمراہی در گمراہی کی وجہ
سے طواف کیا کرتے تھے۔
بالھاشمی ھدانا من ضلالتنا
ولم یکن دینہ شیئاً علی بال
حق تعالیٰ نے مجھے بنی ہاشمؐ کے
ذریعے میری گمراہی سے نجات دی'
حالانکہ ان کا مذہب کبھی میرے خیال
میں بھی نہ آیا تھا۔

صحبت رسول کا کیمیاوی اثر حضرت مازنؓ کے اخلاق و اعمال پر:

حضرت مازن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مشرف بہ اسلام ہوتے ہی مجھے اپنے اعمال و اخلاق کی اصلاح کی فکر ہوئی اور عرفی حیاء کو بالائے طاق رکھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ میں تین سخت گناہوں کا عادی ہوں: ایک گانا بجانا' دوسرے شراب خوری' تیسرے فاحشہ عورتوں سے تعلق۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم حق تعالیٰ سے فرما دیجئے کہ بُری خصلتیں مجھ سے چھوٹ جائیں' مجھ میں بچی حیاء اور عفت پیدا ہو جائے' اور میرے کوئی لڑکا پیدا ہو جائے۔

رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی کہ یا اللہ! ان کو گانے بجانے کے بجائے تلاوت قرآن کی اور حرام کے بجائے حلال کی اور شراب کے بجائے ایک شربت کی عادت ڈال دے' جس میں کوئی گناہ نہ ہو اور ان کو زنا کے بجائے عفت کی توفیق دے اور ولد صالح عطا فرما۔

حضرت مازن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس دعا کی مقبولیت چند ہی روز میں' میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لی کہ میں نے نصف قرآن حفظ کر لیا اور تمام ناپاک عادتیں مجھ سے چھوٹ گئیں' ہماری بستی قحط زدہ تھی' سرسبز ہو گئی' اور میں نے چار عورتوں سے نکاح کیا اور حق تعالیٰ نے مجھے حیان (جیسا صالح) لڑکا عطا فرمایا۔

قبیلہ خثعم کا ایک بت:

اسی قسم کا ایک واقعہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے قبیلہ خثعم کا منقول ہے کہ وہ اپنے بت کے پاس پرستش میں مشغول تھے' اس کے اندر سے آواز سنی' جس میں چند اشعار میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام کی طرف متوجہ کیا گیا تھا (یہ اشعار بوجہ اختصار کے اس جگہ نقل نہیں کئے) یہ لوگ حیرت میں رہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کون ہیں اور اسلام کیا چیز ہے؟ یہاں تک کہ دو تین ہی روز کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات اور دعوت اسلام کی کیفیت کچھ آنے والوں سے پہنچی۔ یہ لوگ ابتداً اس واقعہ کو محض وہم و خیال سمجھتے رہے۔ یہاں تک کہ پیہم اسی قسم کی آوازیں اپنے بتوں سے سنتے رہے۔ بالآخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اسلام کی حقیقت دریافت کی۔ حق تعالیٰ نے ان کا شرح صدر فرما دیا اور سارا قبیلہ بیک وقت داخل اسلام ہو گیا۔

بنی عذرہ کے بت خمام کی زبان پر کلمہ اسلام:

قبیلہ بنی عذرہ ایک بت کی پرستش کرتے تھے' جس کا نام انہوں نے خمام رکھا ہوا تھا۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور ہوا تو اس بت نے اپنے خاص پجاری طارق کو مخاطب کر کے بولنا شروع کیا اور کہا:

''یابنی ھند بن حرام ظھر
الحق واودی خمام و دفع الشرک
الاسلام۔'' (حلیہ ص:۱۹۵)
''اے قبیلہ بنی ہند بن حرام! حق
ظاہر ہو گیا اور خمام ہلاک ہو گیا اور اسلام

نے شرک کو مٹا دیا۔"

اس حیرت انگیز آواز کو ابتداً ان لوگوں نے بھی محض وہم و خیال سمجھا مگر پھر ایک روز اس میں آواز پیدا ہوئی اور کہا:

"اے طارق، اے طارق! سچے نبی وحی ناطق کے ساتھ پیدا ہو گئے اور مکہ مکرمہ کی زمین میں ایک دعوت عام دے دی، اب انہی کے مددگاروں کے لئے سلامتی ہے اور ان سے علیحدہ رہنے والوں کے لئے رسوائی ہے اور بس اب قیامت تک کے لئے میں تم سے رخصت ہوتا ہوں۔"

(حلیہ ۱/۱۹۵)

وہ بت (خمام) یہ کلام کہتے ہی سر کے بل زمین پر گر پڑا۔

اس واقعہ عجیبہ نے بنی عذرہ اور ان کے رئیس حضرت زمل بن عمرو کو اس پر مجبور کر دیا کہ فوراً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضری کا قصد کیا اور پہنچ کر مشرف بہ اسلام ہو گئے۔

ایک درخت کی آواز:

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے بعض لوگوں نے دریافت کیا کہ کیا اسلام لانے سے پہلے آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت و رسالت کا مشاہدہ کیا تھا؟ فرمایا: ہاں! میں ایک روز ایک درخت کے سایہ میں بیٹھا ہوا تھا کہ اچانک اس کی ایک شاخ نیچے جھکی اور میرے سر سے مل گئی میں تعجب سے اس کو دیکھنے لگا تو اس میں سے ایک آواز آئی:

"یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فلاں وقت ظاہر ہوں گے آپ سب سے پہلے ان کی تصدیق کی سعادت حاصل کریں۔"

طبرستان کے ایک بادل پر کلمہ شہادت:

بعض مورخین نے نقل کیا ہے کہ طبرستان کے بعض گاؤں میں ایک قوم آباد تھی جو "لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ" کی قائل تھی، مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی قائل نہ تھی۔ اتفاقاً ایک سخت گرمی کے دن میں یہ عجیب واقعہ پیش آیا کہ دفعتاً ایک گہرا بادل اٹھا اور تمام بستی اور اس کے اطراف میں چھا گیا، بادل نہایت سفید تھا، یہ بادل صبح سے چھایا ہوا تھا، جب ظہر کا وقت ہوا تو اس میں دفعتاً نہایت جلی حرفوں میں یہ کلمہ لکھا ہوا ہر خاص و عام نے دیکھا: "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" اور پھر قلم قدرت کا نوشتہ اسی طرح برابر عصر کے وقت تک باقی رہا، یہ غیبی ہدایت نامہ پڑھ کر وہ سب لوگ مسلمان ہو گئے اور اکثر اس بستی کے رہنے والے یہود و نصاریٰ اور اہل علم تھے۔

ایک بچہ کے مونڈھوں پر کلمۂ شہادت:

بعض مورخین بیان کرتے ہیں کہ ہم نے بلاد خراسان میں ایک بچہ دیکھا جس کی ایک کروٹ میں قدرتی طور پر لا الہ الا اللہ اور دوسری پر محمد رسول اللہ لکھا ہوا اول ولادت سے دیکھا۔

ایک بزرگ بیان کرتے ہیں کہ ۶۷۴ھ ہجری میں میرے گھر میں ایک بکری کا بچہ پیدا ہوا، جس کی پیشانی پر ایک دائرہ سفیدی کا تھا اور اس کے اندر نہایت خوشخط اور صاف "محمد" لکھا ہوا تھا۔

اسی طرح بعض حضرات نے بیان کیا ہے کہ ہم نے افریقہ میں ایک شخص کو دیکھا جس کی آنکھ کی سفیدی کے نیچے سرخ حرفوں میں نہایت خوشخط یہ کلمہ لکھا ہوا تھا: "محمد رسول اللہ"۔

☆☆............☆☆

بقیہ: نسلی تفاخر

روندا اور کچلا جا رہا تھا، جس کے سینے پر پتھر رکھے جا رہے تھے اور تپتی ہوئی ریت پر ننگے بدن لٹا کر گھسیٹا جا رہا تھا، آج اسے سب کی موجودگی میں خانہ کعبہ کی چھت پر چڑھا کر یہ اعلان کیا جا رہا تھا کہ خدا کی بارگاہ میں حسب و نسب کی کوئی حیثیت نہیں، قرب الٰہی کے لئے ایمان و تقویٰ اصل سرمایہ ہیں۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام آپ پر جان چھڑکتے تھے، حضرت ابوبکرؓ کا ایثار، حضرت عمرؓ کا خلوص، حضرت عثمانؓ کی طاعت اور حضرت علیؓ کی محبت آپ کے لئے، آپؐ کے مشن کے لئے، آپؐ کی دعوت و شریعت کے لئے مثال تھی، لیکن قرآن پاک میں اگر کسی کا نام آیا ہے تو صحابہ کرام میں صرف اس غلام کا آیا ہے جس کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غلامی سے آزادی عطا کی تھی اور اپنے گھرانے کا ایک فرد بنایا تھا۔ قرآن پاک نے حضرت زیدؓ کے نام کو ان کے کردار کو دوام عطا کیا، اور اگر کسی قریشی کا نام آیا تو ابولہب کا آیا، جس پر تباہی اور ہلاکت مسلط کی گئی۔

لہٰذا اسلام نسلی امتیاز کا قطعاً روادار نہیں، اس نے اسی لعنت پر گہری ضربیں لگائی ہیں اور اس کی جڑیں زمین کی اندرونی تہوں تک کھود کر اکھاڑ پھینکنے میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی، اس نے اعلان کیا:

"اے انسانو! ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا ہے اور بعد میں تمہارے خاندان اور قبیلے بنائے تاکہ اس سے تم ایک دوسرے کو پہچان سکو، لیکن (جہاں تک عزت و ذلت کی بات ہے) زیادہ عزت دار وہ ہے جو اللہ سے ڈرتا ہے۔" (الفرقان)

☆☆

سیرتِ مبارکہ کی پیروی

مولانا محمد یوسف

انسانیت تباہی کے دہانے پر ہے۔ علم وشرافت کے نشانات مٹ چکے ہیں' زمین پر بسنے والوں میں بھلائی اور برائی کی تمیز باقی نہیں رہی' ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ان کے دل ودماغ کسی چیز میں کھو چکے ہیں۔ توجہ الی اللہ' روحانیت اور آخرت کی طرف سر اٹھا کر دیکھنے کی بھی فرصت نہیں' قتل وغارت گری عام ہو چکی ہے۔ انسان کی جان سے زیادہ سستی اور بے وقعت چیز کوئی نہیں ہے' اخلاق وکردار کا جنازہ نکل چکا ہے' پھر حالات میں تبدیلی وبہتری کے کوئی آثار بھی نہیں ہیں' کوئی ایسا مردِ آہن نظر نہیں آتا جو انسانیت کا نجات دہندہ بن کر اس کو صحیح رخ پر ڈال دے اور نہ کوئی ایسا دردمند دل رکھنے والا مصلح دکھائی دے رہا ہے' جس کے جگر میں انسانیت کی اس پستی اور گراوٹ کا درد اور اس کے بھیانک انجام پر کچھ بے چینی ہو' الغرض ہر طرف اندھیرا ہی اندھیرا ہے اور مایوسی کی فضا چھا چکی ہے' ایسی صورتحال میں وہ ذات جس کی ایک صفت مردے میں سے زندہ کو اور شر میں سے خیر کو نکالنا ہے' انسانیت کی سعادت وہدایت کا فیصلہ کرتی ہے' اس کی رحمت جوش میں آتی ہے اور افقِ ہدایت پر آفتابِ نبوت طلوع ہوتا ہے۔

دنیا میں بہت سے مفکرین اور مصلحین آئے اور آتے رہیں گے لیکن جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان بہت سی وجوہات اور پہلوؤں سے ان سے بلند وبرتر ہے' نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس قیامت تک آنے والے تمام انسانوں کے لئے بے مثال نمونہ اور ہدایت کا معیار ہے' اقوام اور افراد میں آئیڈیل اور قابل اقتداء شخصیات کا تصور ہمیشہ سے رہا ہے مگر آئیڈیل کو متعین کرنے کا طریقہ کار یہ ہوتا ہے کہ کسی ایک ذات میں وہ تمام اچھائیاں جمع کر کے جو مختلف افراد میں نظر آتی ہیں اور اس میں سے تمام برائیاں نکال کر دوسرے لوگوں کے مقابلے میں اسے ایک منفرد اور نمایاں شخصیت کے طور پر سامنے لایا جاتا ہے لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات ہر پہلو اور ہر زاویہ سے مکمل اور مینارِ ہدایت ہے' عملی پہلو میں زندگی کے کسی بھی گوشہ پر کسی دشمن کو بھی آپ پر انگلی اٹھانے کا موقع نہیں مل سکا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی محنت کا میدان نفوس انسانی کو بنایا اور ان کو سب سے پہلے اللہ' رسول' آخرت پر ایمان کا درس دیا' ایمان ویقین کی اس کنجی سے آپؐ نے صدیوں سے ڈالے ہوئے تالوں کو کھول ڈالا' جس کے نتیجے میں انسانی زندگی کے ہر شعبے کے دروازے چوپٹ کھل گئے' عقل میں وہ صلاحیت پیدا ہوگئی' جس کے بل بوتے پر وہ اطراف عالم میں پھیلی ہوئی خدا تعالیٰ کی نشانیوں پر غور کر کے اپنے خلاق کو پا سکے۔ انسانوں کا سویا ہوا ضمیر بیدار ہوا اور نفس انسانی میں گناہ کا احساس اور اس سے نفرت کا شعور بیدار ہوا اور دیکھتے ہی دیکھتے یہ نفس امارہ سے نفس مطمئنہ بن گیا۔ انسانوں کے وہ دل جو خوف خدا اور فکر آخرت سے خالی تھے' آخرت کے حساب' اپنے خالق کے سامنے باز پرس اور جوابدہی کے لئے کھڑے ہونے کے تصور سے لرزاں وترساں رہنے لگے۔ وہ صلاحیتیں جو عرصہ دراز تک صحیح استعمال نہ ہونے کی وجہ سے زنگ آلود ہو چکی تھیں پھر سے اجاگر ہوگئیں۔

قارئین کرام! آپ کی محنت وجدوجہد کے نتیجے میں حضرات صحابہ کرامؓ کی وہ مقدس جماعت وجود میں آئی جو ایک طرف میدان علم وعمل کے شہسوار تھے تو دوسری طرف تلوار وکردار کے غازی بھی تھے' ان پاکیزہ نفوس نے نیکی وسچائی' دیانت وامانت' بہادری وشجاعت' صداقت وعدالت' مظلوموں کی نصرت اور مفلوک الحال پریشان لوگوں کی غم خواری' مخلوق خدا پر شفقت اور اپنے خالق ومعبود کی اطاعت وفرمانبرداری کی وہ داستانیں رقم کیں' جن کے تذکرے سے آج بھی دنیا آباد اور ان کی خوشبوؤں سے سارا عالم مہک رہا ہے۔

محترم قارئین! آپ کی تربیت اور دعوت الی اللہ کے عمل میں وہ کون سی خوبیاں تھیں جن کی بناء پر تھوڑے ہی عرصہ میں دنیا کا نقشہ بدل گیا اور لوگوں کی عملی واخلاقی زندگی یکسر تبدیل ہوگئی؟ اس سوال کے جواب میں ذیل کے چند نکات پیش خدمت ہیں:

ا:...... نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تمام بنی نوع انسان کے خیر خواہ ہی نہیں بلکہ ان پر مہربان اور شفیق بھی تھے' آپؐ نے دوسروں کے سامنے جو بات بھی رکھی شفقت اور نرمی کے ساتھ رکھی اور سامنے والوں پر اس کا اثر

ختم نبوۃ

ضرور ہوا' خود قرآن اس کی گواہی دیتا ہوا کہہ رہا ہے: "فبما رحمة من الله لنت لهم ولو كنت فظا غليظ القلب لانفضوا من حولك" یعنی اگر آپ نرم دل اور رحیم نہ ہوتے تو یہ وحشی' تند' سخت طبیعت کے حامل اہل عرب کبھی آپ کے گرد جمع نہ ہوتے' ایک اور جگہ ارشاد ہے: "حريص عليكم بالمومنين رؤف رحيم" یعنی یہ نبی انسانیت کی بھلائی کے بہت ہی خواہشمند اور ایمان والوں پر نہایت مہربان اور شفیق ہیں۔

۲:...... حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سیرت مبارکہ قرآن کریم کی عملی تفسیر ہے' قرآن کریم میں بنی نوع انسان کے لئے جو بھی حکم نازل ہوا' آپؐ نے اس پر خود عمل کرکے دکھایا تاکہ کسی بھی قرآنی حکم کو سمجھنے میں کوئی مشکل اور الجھن پیش نہ آئے اور لوگ ذات نبوی کو سامنے رکھ کر خدا تعالیٰ کے مطالبات کو پورا کرتے چلے جائیں۔ ایمان' نماز' روزہ' حج' زکوٰۃ' قربانی' صبر و شکر' صدقہ و خیرات اور دیگر تمام احکامات کا عملی نمونہ آپ کو سیرت مطہرہ میں ملے گا۔

۳:...... آپ کی سیرت کا سب سے روشن پہلو یہ ہے کہ آپؐ نے بحیثیت ایک نبی کے اپنے پیروکاروں کو جو نصیحت کی اس پر سب سے پہلے خود عمل کرکے دکھایا' بسا اوقات عمل کی کمزوری اور قول و فعل کا تضاد مخاطب پر بات کے اثر انداز ہونے میں بہت بڑی رکاوٹ بن جاتا ہے' لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اس سے بہت برتر و بالا تھی' آپؐ خیر کے ہر کام کو سب سے پہلے اور سب سے بہتر طریقہ پر کرگزرنے والے تھے' آپؐ نے لوگوں کو خدا کی یاد اور اس سے تعلق کا پیغام دیا' خود آپ کی زندگی خدا کی یاد اور اس سے تعلق سے عبارت تھی۔ شب و روز میں کوئی لمحہ ایسا نہ تھا جس میں آپ کا دل اللہ کی یاد سے اور زبان مبارک اللہ کے ذکر سے غافل ہو' چنانچہ آج بھی ہر موقع کی دعائیں اور اذکار حدیث پاک کی کتابوں میں موجود ہیں۔ آپؐ نے لوگوں کو پنج وقتہ نماز کا حکم دیا مگر خود ان نمازوں کے علاوہ اشراق' چاشت اور تہجد کی بھی پابندی فرماتے اور تہجد بھی اس طرح پڑھتے کہ رات بھر قیام میں کھڑے رہنے سے پاؤں مبارک پر ورم آجاتا تھا۔

آپؐ نے عام مسلمانوں کو سال میں تیس دن روزہ رکھنے کا حکم دیا اور آپ کا حال یہ تھا کہ کوئی ہفتہ اور کوئی مہینہ روزوں سے خالی نہ جاتا تھا' چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: جب آپؐ روزہ رکھنے پر آتے تو معلوم ہوتا تھا کہ اب کبھی افطار نہیں کریں گے' آپؐ نے لوگوں کو زکوٰۃ و خیرات کا حکم دیا تو پہلے خود اس پر اس طرح عمل کرکے دکھایا کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا پہلی وحی کے موقع پر آپ کی سچائی اور کامیابی کی قسم کھا کر کہتی ہیں: آپ صلی رحمی کرتے ہیں' بے سہارا لوگوں کی کفالت کرتے ہیں' فقیروں اور محتاجوں کو کما کر دیتے ہیں' مہمانوں کی خوب مہمان نوازی کرتے ہیں اور مصیبت زدہ کی امداد کرتے ہیں۔ (صحیح بخاری)

آپؐ نے امت کو زہد و قناعت کی تعلیم دی اور خود آپ کا طرز عمل یہ تھا کہ اس کے باوجود کہ عرب کے گوشے گوشے سے جزیہ' زکوٰۃ' عشر و صدقات کے خزانے لدے چلے آرہے تھے مگر شہنشاہ عرب کے گھر میں وہی فقر و فاقہ تھا اور آقائے دو جہاں کے اس دنیائے فانی سے رحلت فرمانے کے بعد سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا انکشاف فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس دنیا سے تشریف لے گئے مگر آپ کو کبھی دو وقت پیٹ بھر کر کھانا نصیب نہیں ہوا اور جب آپؐ نے رحلت فرمائی تو گھر میں اس دن کے خزانے کے لئے تھوڑے سے جو کے سوا کچھ موجود نہ تھا اور چند سیر جو کے بدلے میں آپ کی زرہ اس وقت ایک یہودی کے پاس گروی رکھی ہوئی تھی۔

۴:...... آپ کی حیات طیبہ کا ایک روشن پہلو آپ کے حسن اخلاق ہیں' یہ پہلو اس اعتبار سے انتہائی قابل توجہ ہے کہ اجنبی اور انجان شخص پر کسی بھی بڑی شخصیت کے اخلاق و کردار سب سے زیادہ اثر ڈالتے ہیں' ایک طرف قرآن کریم نے وانک لعلیٰ خلق عظیم کہہ کر آپ کے اخلاق کی عظمت کا اعلان کیا تو دوسری طرف آپ کے حاسدین' دشمنان دین بھی اس کا برملا اعتراف کرنے پر مجبور ہوگئے۔ فتح مکہ کے موقع پر اسی حرم کے صحن میں جہاں آپ پر نجاستیں پھینکی گئیں' آپؐ کو برا بھلا کہا گیا' آپ کے قتل کے منصوبے بنائے گئے' وہاں تمام سرداران قریش سر جھکائے مفتوحانہ کھڑے تھے' آپؐ ارشاد فرماتے ہیں: آج میں وہی کہتا ہوں جو یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائیوں سے کہا تھا: "لاتثريب عليكم اليوم" آج کے دن تم پر کوئی الزام نہیں "اذهبوا فانتم الطلقاء" (جاؤ تم سب آزاد ہو)۔ یہ واقعہ آپؐ کے بلند حوصلہ اور کریمانہ اخلاق کی روشن مثال ہے۔

الغرض نہ واقعات کی انتہا ہے' نہ مثالوں کی کمی' بہرحال سیرت طیبہ سے متعلق یہ چند بے ربط سی سطور ہمیں یہ پیغام دے رہی ہیں کہ سیرت مبارکہ کے محض عقیدت مندانہ تذکرے اور زبانی تبصرے کافی نہیں بلکہ اس سے آگے بڑھ کر اپنی عملی زندگی کا جائزہ لینا اور اپنے گریبان میں جھانکنا ہوگا اور اسوۂ حسنہ کو سامنے رکھ کر اپنی انفرادی و اجتماعی خامیوں کا سدباب کرنا ہوگا' یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہے کہ اپنی زندگی کو تعلیمات حسنہ اور سیرت مبارکہ کے مطابق ڈھالنا وقت کی سب سے اہم ضرورت بھی ہے اور ہماری تمام موجودہ پریشانیوں اور مایوسیوں کا حل بھی۔ اللہ جل شانہ ہمیں صحیح عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

☆☆..........☆☆

نسلی تفاخر و امتیاز

مولانا خالد ندوی

معاشرتی اور سماجی برائیوں میں ''نسلی تفاخر'' ایک ایسی برائی ہے' جس کی کوکھ سے بڑی بڑی برائیاں جنم لیتی ہیں' حسد' کینہ' توہین و تحقیر کے جذبات معاشرہ میں ناسور کی طرح بڑھتے چلے جاتے ہیں' دلوں میں دوری' باہمی عدم تعاون' اخوت و انصاف کے تقاضے اس کے جلو میں سوختہ ہوجاتے ہیں' نسلی تفاخر سے عصبیت اور بے جا حمایت کے جذبہ کو فروغ ملتا ہے' رنگ و نسل اور زبان کو مقدس قرار دے کر بت کی طرح اس کی پرستش شروع ہوجاتی ہے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے نسلی تفاخر کے آہنی پنجوں میں انسانیت دم توڑ رہی تھی۔ قریش کو اپنی نسلی بڑائی کا اتنا غرور تھا کہ انہوں نے خانہ کعبہ کے طواف کے لئے آنے والوں کو یہ باور کرادیا تھا کہ جب تک ان کا (یعنی قریش کا) لباس پہن کر وہ طواف نہیں کریں گے' ان کی عبادت قبول نہیں ہوگی' لہٰذا آنے والے لباس کرائے پر لے کر پہنتے اور طواف کرتے تھے یا پھر اپنا لباس اتار کر برہنہ طواف کے لئے جاتے تھے۔ قریش اپنے آپ کو خانہ کعبہ کا خادم اور متولی سمجھتے تھے' لہٰذا اپنے ہر عمل کو بارگاہ خداوندی میں مقبول سمجھتے تھے لہٰذا تمام قبائل کو اپنے سے کمتر سمجھتے تھے' اس لئے حج کے ایام میں سارے حجاج عرفات میں پہنچ کر وقوف کرتے' لیکن قریش صرف مزدلفہ تک ہی جاتے تھے اور دلیل یہ دیتے تھے کہ ہم حرم کے باسی ہیں حدود حرم سے باہر نہیں جاسکتے' اپنے آپ کو ''حمس'' (متولی' مجاور' پڑوسی) مقدس فرد تصور کرتے تھے۔

نسلی تفاخر کی وجہ سے دوسرے قبائل کو حقارت کی نظر سے دیکھتے تھے ان میں شادی بیاہ' لین دین کا معاملہ کرنا فروتر خیال کرتے تھے' لسانی تفاخر کا حال یہ تھا کہ اپنی زبان آوری کے آگے سارے جہاں کو عجم یعنی گونگا باور کرتے تھے' نسلی تفاخر نے ان کے ذہن و دماغ کو اتنا اونچا کردیا تھا کہ بسا اوقات اس خیال سے کہ کبھی ان کی انا کو ٹھیس پہنچ سکتی ہے اور جس قبیلہ میں بچی بیاہی جائے گی' اس قبیلے کے سامنے جھکنا پڑے گا' اپنی بچیوں کو زندہ درگور کردیتے تھے' ایسے وقت میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ہوئی' جس کا بنیادی مقصد انسانی عظمت کو قائم کرنا اور خالق و مخلوق کے درمیان صدیوں سے ٹوٹے ہوئے رشتوں کو جوڑنا تھا' جہالت کی تاریکی کو دور کرکے علم کی تنویر کو عام کرنا تھا۔

آپ کی بعثت مبارکہ سے جہالت کی کائی چھٹی' علم کا آفتاب طلوع ہوا' انسانیت کی کھیتی ہری ہوئی' مظلوموں کو سہارا ملا' انصاف کے تقاضے پورے ہوئے اور انسان کو اولاد آدم ہونے کے ناطے برابری کا درجہ ملا' حضرت بلال حبشیؓ سیاہ فام تھے' وہ سردار بنائے گئے' حضرت سلمان فارسیؓ جو عجمی نژاد تھے' بارگاہ رسالت میں باوقار ہوئے' عربوں کے مقابلے میں جنگی حکمت عملی میں ان کے مشورے قابل قبول ہوئے' بارگاہ رسالت سے یہ اعلان ہوا:

''کسی عربی کو عجمی پر' کسی گورے کو کالے پر اور نہ ہی کسی عجمی کو عربی پر اور نہ کسی سیاہ فام کو سفید فام پر کوئی فضیلت و برتری حاصل ہے' تم آدم کی اولاد ہو اور آدم مٹی سے پیدا کئے گئے تھے' تم میں اللہ کے نزدیک سب سے افضل وہ ہے جو تم میں سے زیادہ متقی ہو پارسا ہو۔''

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نسلی غرور و تفاخر کا قلع قمع کرنے کی غرض سے نسلی مساوات کا نمونہ پیش کرتے ہوئے اپنی پھوپھی زاد بہن کی شادی ایک ایسے غلام سے کرائی جسے آزاد کرکے آپؐ نے اپنا منہ بولا بیٹا بنالیا تھا۔

جب ملک فتح ہوا' کعبہ کو بتوں سے صاف کیا گیا' نماز کا وقت ہوا تو اذان دینے کے لئے خانہ کعبہ کی چھت پر حضرت بلالؓ کو چڑھ کر اذان دینے کو کہا گیا' یہ ایک اعزاز تھا' ہاشمی' مطلبی' مخزومی' عدوی' کلبی اور قریش مکہ کی دیگر شاخوں کے افراد موجود تھے' لیکن اس مقدس سرزمین کی مقدس بارگاہ کی چھت پر آج اسے چڑھایا جارہا تھا' جسے کل تک

باقی صفحہ 8 پر

عالمِ نو

یوں تو اس دنیا کی عمر بہت بتائی جاتی ہے مگر یہ دنیا کئی بار سو سو کر جاگی ہے اور مر مر کر زندہ ہوئی ہے‘ آخری بار جب یہ موت کی نیند سے بیدار ہوئی اور اس نے عقل و ہوش کی آنکھیں کھولیں‘ تو یہ وہ دن تھا جب مکہ کے سردار عبدالمطلب کے گھر پوتا پیدا ہوا‘ وہ پیدا ہوا تو یتیم تھا‘ مگر اس نے پوری انسانیت کی سرپرستی کی اور دنیا کو نئی زندگی بخشی‘ سوتے میں جو عمر کٹی وہ کیا عمر ہے؟ خودکشی میں جو وقت گزرا وہ کیا زندگی ہے؟ اس لئے سچ پوچھئے تو موجودہ دنیا کی کام کی عمر چودہ سو برس سے زائد نہیں۔

چھٹی صدی مسیحی میں انسانیت کی گاڑی ایک ڈھلوان راستے پر پڑ گئی تھی‘ اندھیرا پھیلتا جا رہا تھا‘ راستے کا نشیب بڑھتا جا رہا تھا اور رفتار تیز ہوتی جا رہی تھی۔ اس گاڑی پر انسانیت کا پورا قافلہ اور آدم کا سارا کنبہ سوار تھا‘ ہزاروں برس کی تہذیبیں اور لاکھوں انسانوں کی محنتیں تھیں۔ گاڑی کے سوار میٹھی نیند سو رہے تھے یا زیادہ اور اچھی جگہ حاصل کرنے کے لئے آپس میں دست و گریبان تھے‘ کچھ تنگ مزاج تھے‘ جب ساتھیوں سے روٹھتے تو ایک طرف سے دوسری طرف منہ پھیر کر بیٹھ جاتے‘ کچھ ایسے جو اپنے جیسے لوگوں پر حکم چلاتے‘ کچھ کھانے پکانے میں مشغول تھے‘ کچھ گانے بجانے میں مصروف‘ مگر کوئی یہ نہ دیکھتا کہ گاڑی کس غار کی طرف جا رہی ہے اور اب وہ کتنا قریب رہ گیا ہے؟

انسانیت کا جسم تر و تازہ تھا‘ مگر دل نڈھال‘ دماغ تھکا ہوا‘ ضمیر بے حس و مردہ‘ نبضیں ڈوب رہی تھیں اور آنکھیں پتھرانے والی تھیں‘ ایمان و یقین کی دولت سے عرصہ ہوا یہ انسانیت محروم ہو چکی تھی‘ پورے پورے ملک میں ڈھونڈے سے ایک صاحب یقین نہ ملتا‘ توہمات کا ساری دنیا پر قبضہ تھا۔ انسانیت نے اپنے کو خود ذلیل کیا تھا۔ انسان نے اپنے غلاموں اور چاکروں کے سامنے سر جھکایا تھا‘ ایک خدا کے سوا سب کے سامنے اس کو جھکنا منظور تھا۔ حرام اس کے منہ کو لگ گیا تھا:

شراب اس کی گھٹی میں گویا پڑی تھی
جوا اس کی دن رات کی دل لگی تھی

مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ

بادشاہ دوسروں کے خون پر پلتے تھے اور بستیاں اجاڑ کر بستے تھے‘ ان کے کتے موج کرتے اور انسان دانے دانے کو ترستے تھے‘ زندگی کا معیار اتنا بلند ہو گیا تھا کہ جینا دوبھر تھا‘ جو اس معیار پر پورا نہ اترے وہ جانور سمجھا جاتا تھا‘ نئے نئے ٹیکسوں سے کسانوں اور دستکاروں کی کمر جھکی اور ٹوٹی جاتی تھی‘ لڑائی اور بات کی بات میں ملکوں کی صفائی اور قوموں کی تباہی ان کے بائیں ہاتھ کا کھیل تھا‘ سب زندگی کی فکروں میں گرفتار اور ظلم و زیادتی سے زار و نزار تھے‘ پورے پورے ملک میں ایک اللہ کا بندہ ایسا نہ تھا جس کو اپنے پیدا کرنے والے کی رضامندی کی فکر ہو‘ یا راستے کی سچی تلاش ہو‘ غرض یہ نام کی زندگی تھی مگر حقیقت میں ایک وسیع اور طویل خودکشی۔

دنیا کی اصلاح انسانوں کے بس سے باہر تھی‘ پانی سر سے اونچا ہو گیا تھا‘ معاملہ ایک ملک کی آزادی اور ایک قوم کی ترقی کا نہ تھا۔ انسانیت کا [illegible]ن داغ داغ تھا اور دامن تار تار‘ اصلاح کے لئے جو لوگ آگے بڑھے وہ یہ کہہ کر پیچھے ہٹ گئے:

”تیرے دل میں تو بہت کام رفو کا نکلا“

فلسفی و حکیم‘ شاعر و ادیب‘ کوئی اس میدان کا مرد نہ نکلا‘ سب اس وبا کے شکار تھے‘ مریض‘ مریض کا علاج کس طرح کرے؟ جو خود یقین سے خالی ہو‘ وہ دوسروں کو کس طرح یقین سے بھر دے؟ جو خود پیاسا ہو‘ دوسروں کی پیاس کس طرح بجھائے؟ انسانیت کی قسمت پر بھاری قفل پڑا تھا اور کنجی گم تھی‘ زندگی کی ڈور الجھ گئی تھی اور سرا نہ ملتا تھا۔

اس دنیا کے مالک کو اپنے گھر کا یہ نقشہ پسند نہ تھا‘ آخرکار اس نے عرب کی آزاد اور سادہ قوم میں‘ جو فطرت سے قریب تھی‘ ایک پیغمبر بھیجا کہ پیغمبر کے سوا اب اس بگڑی دنیا کو کوئی بنا نہیں سکتا تھا۔ اس پیغمبر کا نام نامی محمد بن عبداللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) ہے۔ اللہ کے لاکھوں سلام و درود ہوں ان پر:

زباں پہ بار خدایا یہ کس کا نام آیا
کہ میرے نطق نے بوسے میری زباں کے لئے

اس زندگی کی ہر چیز سلامت تھی مگر بے جگہ و

بے قرینہ زندگی کا پہیہ گھوم رہا تھا' مگر غلط رخ پر' اصل خرابی یہ تھی کہ زندگی کی چول کھسک گئی تھی اور ساری خرابی اس کی تھی۔ یہ چول کیا تھی؟ اپنے اور اس دنیا کے پیغمبروں کو ماننا اور ان کی ہدایت وتعلیم کے مطابق زندگی بسر کرنا اور دوسری زندگی کا یقین۔

انہوں نے زندگی کی چول بٹھادی' مگر اپنی زندگی اور اپنے خاندان کی زندگی کو خطرے میں ڈال کر اور اپنا سب کچھ قربان کر کے' انہوں نے اس مقصد کی خاطر بادشاہی کا تاج ٹھکرا دیا' دولت وعیش کی بڑی بڑی پیشکش کو نامنظور کیا' محبوب وطن کو چھوڑا' ساری عمر بے آرام رہے' پیٹ پر پتھر باندھے' کبھی پیٹ بھر کر نہ کھایا' گھر والوں کو فقر وفاقہ میں شریک رکھا' دنیا کی ہر قربانی میں' ہر خطرے میں پیش پیش' اور ہر فائدہ اور ہر لذت سے دور دور' لیکن دنیا سے اس وقت تک تشریف نہ لے گئے جب تک کہ دنیا کو صحیح رخ پر نہ ڈال دیا اور تاریخ کا دھارا نہ بدل دیا۔

تیئس برس میں دنیا کا رخ پلٹ گیا' دنیا کا ضمیر جاگ گیا' نیکی کا رجحان پیدا ہوگیا' اچھے برے کی تمیز ہونے لگی' خدا کی بندگی کا راستہ کھل گیا' انسان کو انسان کے سامنے اور اپنے خادموں کے سامنے جھکنے میں شرم محسوس ہونے لگی' اونچ نیچ دور ہوئی' قومی ونسلی غرور ٹوٹا' عورتوں کو حقوق ملے' کمزوروں وبے بسوں کی ڈھارس بندھی' غرض دیکھتے' دیکھتے دنیا بدل گئی' جہاں پورے پورے ملک میں ایک خدا سے ڈرنے والا نظر نہ آتا' وہاں لاکھوں کی تعداد میں ایسے انسان پیدا ہوگئے' جو اندھیرے اجالے میں خدا سے ڈرنے والے تھے' جو یقین کی دولت سے مالا مال تھے' جو دشمن کے ساتھ انصاف کرتے تھے' جو حق کے معاملے میں اپنی اولاد کی پرواہ نہ کرتے' جو اپنے خلاف گواہی دینے کو تیار رہتے' جو دوسروں کے آرام کی خاطر مصیبت برداشت کرتے' جو کمزوروں کو طاقتور پر ترجیح دیتے' رات کے عبادت گزار' دن کے شہسوار' دولت' حکومت' طاقت' خواہشات' سب پر حاکم' سب پر غالب' صرف ایک اللہ کے محکوم' صرف ایک اللہ کے غلام' انہوں نے اس دنیا کو علم' یقین' امن' تہذیب' روحانیت اور خدا کے ذکر سے بھر دیا۔

زمانے کی رت بدل گئی' انسان کیا بدلا' جہان بدل گیا' زمین وآسمان بدل گئے' یہ سارا انقلاب اسی پیغمبر کی کوشش اور تعلیم کا نتیجہ ہے' آدم علیہ السلام کی اولاد پر آدم علیہ السلام کے کسی فرزند کا ایسا احسان نہیں' جیسا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دنیا کے انسانوں پر ہے۔ اگر اس دنیا سے وہ سب لے لیا جائے جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو عطا کیا ہے تو انسانی تہذیب ہزاروں برس پیچھے چلی جائے گی اور اس کو اپنی زندگی کی عزیز ترین چیزوں سے محروم ہونا پڑے گا۔

☆☆..........☆☆

قطعہ سال شہادت

حضرت مولانا مفتی نظام الدین شامزی قدس سرہ

راہی ملکِ بقا مصطفیٰ کا جانشین
ہوگئے ہم سے جدا مفتی شرع مبین
ہاتفِ غیبی نے آہ یہ کہا رحلت کا سال
مایہ ملّت و ملک افتخار اہلِ دیں
۲۰۰۴ء

نتیجہ فکر: مولانا حافظ محمد ابراہیم فانی

قطعہ تاریخ بر شہادت

نظام الدین مفتی پر خدائے پاک کی رحمت
کہ راہِ حق میں دے دی جاں ملا رتبہ شہادت کا
مئی کی تیس ہے تاریخ سن ہے عیسوی غبغب
۲۰۰۴ء
گئے ہیں سرخرو یاں سے تقاضا تھا محبت کا

نتیجہ فکر: سراج الاسلام سراج

ختم نبوۃ

مدارس کی حیثیت

مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی

اس وقت پوری دنیا میں اسلام اور مسلمانوں کے خلاف بلکہ خود انسانیت کے خلاف زبردست سازش چل رہی ہے' انسانیت کی قدروں کو ختم کیا جارہا ہے' انسان دوسری مخلوقات پر انسانیت کی وجہ سے امتیاز رکھتا ہے' اس لئے سازش ہے کہ انسانی قدروں کو ختم کر کے انسان کو حیوان بنادیا جائے' کتا اور بلی بنادیا جائے' زبان سے یہ بات نہیں کہی جاتی' لیکن میڈیا کے ذریعہ جو حالات پیدا کئے جارہے ہیں' ٹیلی ویژن پر جو مناظر دکھلائے جارہے ہیں' سینما گھروں اور کلبوں کے ذریعہ جس تہذیب اور کلچر کو عام کیا جارہا ہے' ان سب کا نتیجہ یہی ہے۔ آزادی کے نام پر عورتوں کو بے حیا بنایا جارہا ہے' ان کے کپڑے اتارے جارہے ہیں' ان کو اپنی ہوس کا شکار بنایا جارہا ہے' پہلے تو کوشش کی جاتی ہے کہ عورت پیدا ہی نہ ہو اور اگر پیدا ہو جائے تو اس کو برہنہ کرنے کی کوشش کی جاتی ہے اور جن اداروں سے انسان بنتے اور ڈھلتے ہیں' جہاں اخلاق و شرافت' عفت و عصمت اور نیکی و تقویٰ کی تعلیم دی جاتی ہے' انسانیت کا درس دیا جاتا ہے' انسانوں کو انسان بننا سکھایا جاتا ہے' انہیں الزام لگا کر ختم کرنے کی کوشش کی جارہی ہے' الزام اس لئے لگایا جاتا ہے تاکہ انہیں ختم کرنا آسان ہو' کیونکہ اس کے بغیر دشمن اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔

مدارس پر الزام ہے کہ یہ دہشت گردی کے اڈے ہیں اور خوف و ہراس پھیلاتے ہیں' لیکن اگر غیر جانبداری سے جائزہ لیا جائے تو معلوم ہوگا کہ دہشت گرد ہماری عصری تعلیم گاہوں سے نکل رہے ہیں' وہاں روزانہ ہنگامے ہوتے ہیں' لاٹھیاں چلتی ہیں' گولیاں چلتی ہیں' بم پھٹتے ہیں اور ہمارے یہاں؟ ہمارے یہاں یہ سب کچھ نہیں ہوتا' ہم تو ڈنکے کی چوٹ پر یہ بات کہتے ہیں کہ ہمارے مدارس کو رات اور دن میں کسی وقت بھی آکر دیکھ سکتے ہیں' ان میں کوئی قابل اعتراض چیز نہیں ملے گی۔

اس وقت دنیا میں سب کے سر پر طاقت اور دولت کا بھوت سوار ہے' ہر آدمی یہی سمجھتا ہے کہ اصل کامیابی طاقت و دولت کے حصول میں ہے' یہ دو چیزیں اگر حاصل ہو جائیں تو انسان کامیاب ہے اور پھر انہیں حاصل کر کے بجائے انسانوں کی بھلائی کے ان کی تباہی کے لئے استعمال کیا جاتا ہے' ایسی صورت میں ہمارے یہ مدارس جو انسانی قدروں کے تحفظ کا کام کرتے ہیں' بڑے غنیمت ہیں اور لائق قدر ہیں اور انسانی اقدار کا تحفظ وہی کر سکتے ہیں جن کی نظر میں انسانی قدروں کی اہمیت ہے' ہم ایسے مراکز اور ادارے قائم کریں جن میں دین و اخلاق اور انسانیت کا درس دیا جائے اور انسانی قدروں کا تحفظ ہو' آپ کے اندر دین اور دینی باتوں کے سننے کا جو شوق ہے وہ اس لئے ہے کہ آپ کے بزرگوں نے آپ کی دینی تربیت کی' اور اس بات کی فکر کی' اب یہ کام آپ کو کرنا ہے تاکہ آئندہ نسل مسلمان باقی رہے' دنیا میں ان کو بے دین بنانے کی جتنی سازشیں اور کوششیں ہو رہی ہیں' اگر ان کا توڑ نہیں کیا گیا تو ان کا مسلمان باقی رہنا مشکل ہے۔ قرآن کریم میں فرمایا گیا:

"اے ایمان والو! تم اپنے کو اور اپنے گھر والوں کو (دوزخ کی) اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن (اور سوختہ) آدمی اور پتھر ہیں۔" (التحریم:٦)

آج کالجوں' یونیورسٹیوں اور عصری تعلیم گاہوں میں جو تعلیم ہو رہی ہے اور میڈیا جو کام کر رہا ہے' وہ اللہ سے بغاوت کی تعلیم ہے' اور اس بات کی تعلیم ہے کہ انسان انسانیت اور انسانی قدروں سے عاری ہو جائے' یہ ایک سیلاب ہے جو تیزی سے ہماری طرف بڑھتا چلا آرہا ہے' سیلاب پر اگر بند نہ باندھا جائے تو سب کو غرق کر دیتا ہے' اس لئے جب کسی گاؤں میں سیلاب آتا ہے تو پورے گاؤں والے مل کر اس کو روکنے کی کوشش کرتے ہیں' اسی طرح ہمیں اس (بے دینی کے) سیلاب کو روکنے کی ضرورت ہے' اس سیلاب کو لانے کی بڑی کوششیں ہو رہی ہیں اور بڑی طاقتیں کام کر رہی ہیں' یہ سیلاب دین و دنیا دونوں کو بہا لے جائے گا' ہمیں اس کی فکر کرنی ہے کہ نئی نسل کیسی ہوگی؟ ہمارے راستہ پر ہوگی یا انسانی قدروں سے خالی ہوگی؟ درحقیقت یہ مدرسے ہی اس سیلاب کو روک سکتے ہیں اور اس پر بند باندھ سکتے ہیں' اس لئے یہ ہمدردی اور تعاون کے مستحق ہیں۔

مدارس پر ایک بڑا الزام یہ ہے کہ یہ ملا پیدا کرتے ہیں' جو صرف اذان دے سکتے ہیں اور امامت کر سکتے ہیں' دنیا اور دنیاوی معاملات کی انہیں نہ سمجھ بوجھ ہوتی ہے اور نہ کوئی بصیرت' یہ اپنا اور اپنے بچوں کا ٹھیک سے پیٹ بھی نہیں پال سکتے' یہ الزام بالکل بے بنیاد ہے اور حقیقت ناشناسی کی دلیل ہے' ہمیں اگرچہ ان جیسے سر پھرے دیوانوں اور ملاؤں ہی کی ضرورت ہے تاکہ دین اور دین کا کام کرنے والے باقی رہیں' لیکن حقیقت یہ ہے کہ ہمارے مدارس میں دینی علوم کے ساتھ ساتھ سماجی علوم بھی پڑھائے جاتے ہیں' انگریزی' معاشیات' اقتصادیات اور سیاسیات سارے علوم پڑھائے جاتے ہیں' مختلف زبانیں پڑھائی جاتی ہیں' کیا کمی ہے ان میں؟ مدارس دینی قدروں کے تحفظ کے لئے ہیں۔ اس وقت قادیانی اور عیسائی مسلمانوں کو مرتد بنا رہے ہیں' یہ مدارس ان کی روک تھام کر رہے ہیں' مدارس آپ کو زیادہ تعداد میں دکھائی دیتے ہیں' لیکن پھر بھی ضرورت کے اعتبار سے ان کی تعداد بہت کم ہے' ہمارے اس ملک میں ہزاروں مسلمان مرتد ہو گئے' ہم نے ان علاقوں میں خود جا کر دیکھا ہے' اس کے باوجود لوگ اعتراض کر رہے ہیں' آپ انہیں مدارس سے نکال کر وہاں لے جانا چاہتے ہیں جہاں انہیں انسان نہیں بلکہ مشین بنایا جاتا ہے' اخلاق و کردار سے عاری بنایا جاتا ہے؟ یہ بڑے افسوس کی بات ہے۔

ان مدارس کی حیثیت پاور ہاؤس کی ہے' جہاں سے دین کی روشنی ملتی ہے' اگر یہ نہ ہوں تو اللہ اور اس کے رسول کو کوئی کیسے جانے گا؟ دین کا تحفظ ان مدارس کے بغیر ناممکن ہے' دوسرے ملکوں میں جہاں بڑے بڑے علماء پیدا ہوئے جن کی کتابوں سے ہم آج بھی استفادہ کرتے ہیں' لیکن مدارس نہ ہونے سے وہاں اب دین کو جاننے والا کوئی نہیں ہے' نام ان کا مسلمانوں جیسا ہے لیکن نہ انہیں کلمہ یاد ہے اور نہ روزہ اور نماز' بس وہ اتنا جانتے ہیں کہ ہمارے باپ دادا مسلمان تھے' اس لئے ہم بھی مسلمان ہیں' لیکن مسلمان کی شناخت کیا ہے؟ اور مسلمان کہتے کسے ہیں؟ اس سے وہ بالکل بے خبر ہیں' ایسا کیوں ہوا؟ ایسا مدارس کا وجود ختم ہو جانے سے ہوا۔ مدارس کو نشانہ بنانا اور انہیں ختم کرنا یہ بہت بڑی سازش ہے اور اس کے دور رس نتائج ہیں' کیونکہ ہمارے دشمن جانتے ہیں کہ جب تک مسلمانوں کا تعلق دین سے باقی ہے اس وقت تک انسانوں کو اخلاق و کردار سے عاری اور ننگا کرنے کا جو کام کیا جا رہا ہے' وہ پورا نہیں ہو سکتا' اور ہم اپنی تخریبی کوششوں میں کامیاب نہیں ہو سکتے' ان مدارس کا کام لوگوں کو ہدایت اور روشنی دینا ہے' اچھے اور برے کا فرق بتانا ہے' کیونکہ آج کل لوگ جھوٹ کو برا نہیں سمجھتے' چوری کو برا نہیں سمجھتے' ان کے نزدیک چور وہ ہے جو پکڑا جائے' لہٰذا اچھے برے کی تمیز ختم کر دی جائے' یہ ایک تحریک اور سازش ہے' اور یہ مدارس اس کے لئے سد سکندری کا کام کر رہے ہیں' مدارس کا نظام انسان کو انسان باقی رکھنے کے لئے اور دین سے ان کا تعلق جوڑنے کے لئے ہے' اس لئے لڑکوں اور لڑکیوں دونوں کی دینی تعلیم ضروری ہے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کے زمانہ سے دستور چلا آ رہا ہے کہ موجودہ نسل آئندہ نسل کی تربیت کرتی ہے' مختلف مسلمان ملکوں میں یہ سلسلہ ختم ہو گیا' اب وہاں کی جدید نسل اسلام کو نہیں جانتی' یہی ہمارے ملک میں ہونے کا خطرہ ہے' اسی لئے آئے دن مدارس میں دنیاوی علوم داخل کئے جانے کی وکالت کی جاتی ہے' تاکہ اگر کسی طرح ان مدارس کو ختم نہ کیا جا سکے تو ان کی خصوصیات کو ختم کر دیا جائے' دنیاوی علوم زیادہ سے زیادہ لا کر دینی علوم کو نکال دیا جائے' اس لئے ہمیں ان مدارس کی قدر کرنی چاہئے اور ان سے تعاون کرنا چاہئے لیکن یہ کام لگنے سے اور کرنے سے ہوگا' صرف تمنا اور خواہش کرنے سے نہیں ہوگا۔

☆☆..........☆☆

اوکاڑہ میں آٹھ قادیانیوں نے اسلام قبول کر لیا

اوکاڑہ (رپورٹ: مولانا عبدالرزاق مجاہد) گزشتہ دنوں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اوکاڑہ کے مبلغ اور اکابرین ختم نبوت کی محنتوں سے ایک قادیانی گھرانے کے آٹھ افراد نے جامعہ مدنیہ اوکاڑہ کے علماء کی موجودگی میں مولانا سید امیر حسن گیلانی کے ہاتھ پر قادیانیت سے تائب ہو کر اسلام قبول کر لیا۔ تفصیلات کے مطابق میاں کالونی اوکاڑہ کے رہائشی ایک قادیانی گھرانے کے سربراہ خوشی محمد' بشریٰ زوجہ خوشی محمد اور ان کے تین بیٹوں عبدالرؤف' آفتاب احمد' ندیم احمد اور دو بیٹیوں یاسمین اختر اور منورہ بیگم نے جامعہ مدنیہ جی ٹی روڈ' اوکاڑہ میں علمائے کرام و شہری معزز شخصیات کی ایک کثیر تعداد کی موجودگی میں قادیانیت سے تائب ہو کر اسلام قبول کر لیا۔ مولانا عبدالاحد نے ان تمام افراد کو کلمہ پڑھایا۔ اسی طرح کوٹ رسول پور فاضل اوکاڑہ میں اعجاز احمد ولد غلام محمد کمبوہ نے بھی قادیانیت سے تائب ہو کر مفتی غلام مصطفیٰ کے ہاتھ پر اسلام قبول کر لیا۔ ان افراد کے مسلمان ہونے پر قاری محمد افضل خطیب و امام ممتاز مسجد' محمد سلیم صدیقی' مولانا قاری الیاس' مولانا قاری غلام محمود انور' قاری محمد شفیق اور دیگر مقامی جماعتی عہدیدار مبارکباد کے مستحق ہیں۔ بعد ازاں اس موقع پر موجود افراد نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ان تمام افراد کو اسلام پر ثابت قدم رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آخری قسط

بہاء اللہ سے مرزا قادیانی تک

اس موضوع پر شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ نے جو شرائط تفصیل کے ساتھ نقل فرمائی ہیں وہ میں یہاں مختصراً نقل کرتا ہوں:

۱:......عقل کامل:

نبی کے لئے ضروری ہے کہ کامل العقل بلکہ اکمل العقل ہو' نبی کے لئے عقل کامل کی ضرورت اس لئے ہے کہ نبی وحی الٰہی کو سمجھتے ہیں۔

۲:......حفظ کامل:

نبی کی قوت حافظہ محض صحیح اور درست نہ ہو بلکہ کامل الحفظ بلکہ اکمل الحفظ ہو' معاذ اللہ اگر نبی کا حافظہ خراب ہو تو اس کو اللہ کی وحی بھی پوری یاد نہیں رہے گی۔

۳:......علم کامل:

نبوت کی تیسری شرط یہ ہے کہ نبی کا علم ایسا کامل اور مکمل ہو کہ امت کے حیطہ ادراک سے بالا و برتر ہو۔

۴:......عصمت کاملہ و مستمرہ:

نبی ظاہر و باطن میں اللہ تعالیٰ کا پورا پورا مطیع اور فرمانبردار ہو' اس کے دشمنوں سے بری اور بیزار ہو۔

۵:......صداقت و امانت:

نبوت کے لئے یہ بھی شرط ہے کہ نبی صادق اور امین ہو' اس لئے کہ جھوٹا اور خائن کبھی نبی نہیں ہوسکتا۔

۶:......عدم توریث:

نبوت کی ایک شرط یہ ہے کہ وہ کسی کی زمین و جائیداد اور مال و دولت کا وارث ہو اور نہ اس کے بعد کوئی اس کا وارث ہو۔

۷:......زہد:

یعنی دنیا کی شہوات اور لذات سے بے تعلقی ہو' نبوت کا مقصد بندوں کو خدا تک پہنچانا ہے اور ظاہر ہے کہ شہوت پرستی بندوں کو خدا پرست نہیں بناسکتی۔

مولانا محمد نذر عثمانی

۸:......اعلیٰ حسب ونسب:

نبی حسب ونسب کے اعتبار سے اعلیٰ و برتر ہوتا کہ لوگ حسب ونسب کے لحاظ سے ان کو حقیر نہ سمجھیں۔

۹:......مرد ہونا:

نبوت کی ایک شرط یہ ہے کہ نبی مرد ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے جتنے بھی نبی و رسول بھیجے تمام کے تمام مرد تھے' کوئی عورت نبی نہیں تھی۔

۱۰:......اخلاق کاملہ:

نبوت کی ایک شرط یہ بھی ہے کہ صاحب نبوت اخلاق کاملہ اور کمالات فاضلہ کے ساتھ موصوف ہو' بدخلق اور بدزبان نہ ہو۔

ان شرائط کو مدنظر رکھتے ہوئے ذرا ان چاروں مدعیان نبوت کے عقل' حفظ' علم' عصمت' صداقت' اخلاق' حسب ونسب ملاحظہ فرمائیں تو یہ بات بخوبی واضح ہوجائے گی کہ یہ شیطان کے چیلے اور ایجنٹ تو ہوسکتے ہیں' اللہ کے نبی نہیں۔ دوسری طرف ذرا مرزا قادیانی کے متعین کردہ معیار نبوت کو بھی ملاحظہ فرمائیں کہ وہ کیسے بدکردار لوگوں کے لئے بھی نبوت کا جاری ہونا تحریر کرتا ہے:

> ''یعنی ایک شخص جو قوم کا چوہڑہ یعنی بھنگی ہے اور ایک گاؤں کے شریف مسلمانوں کی تیس' چالیس سال سے یہ خدمت کرتا ہے کہ دو وقت ان کے گھروں کی گندی نالیوں کو صاف کرنے آتا ہے اور ان کے پاخانوں کی نجاست اٹھاتا ہے اور ایک دو دفعہ چوری میں بھی پکڑا گیا اور چند دفعہ زنا میں بھی گرفتار ہوکر اس کی رسوائی ہوچکی ہے اور چند سال جیل میں بھی رہ چکا ہے اور چند دفعہ ایسے برے کاموں پر گاؤں کے نمبرداروں نے اس کو جوتے بھی مارے ہیں اور اس کی ماں اور دادیاں اور نانیاں ہمیشہ سے ایسے نجس کام میں مشغول رہی ہیں اور سب مردار کھاتے اور گوہ اٹھاتے ہیں' اب خدا تعالیٰ کی قدرت پر خیال

کر کے ممکن تو ہے کہ وہ اپنے کاموں سے تائب ہو کر مسلمان ہو جائے اور پھر یہ بھی ممکن ہے کہ خدا تعالیٰ کا ایسا فضل اس پر ہو کہ وہ رسول اور نبی بھی ہو جائے۔'' (تریاق القلوب ص ۱۵۴)

پھر ایک اور جگہ لکھتا ہے کہ:

''صرف ان کی تقویٰ دیکھی جاتی ہے' گو وہ دراصل چوہڑوں میں سے ہوں یا چماروں میں سے یا مثلاً ان میں کوئی ذات کا کنجر ہو جس نے اپنے پیشے سے توبہ کر لی ہو یا ان قوموں میں سے ہو جو اسلام میں دوسری قوموں کے خادم اور نیچی قومیں گنی جاتی ہیں' جیسے حجام' موچی' تیلی' ڈوم' مراثی' سقے' قصائی' جولاہے' کنجرے' تنبولی' دھوبی' مچھوے' بھڑ بھونجے' نانبائی وغیرہ مثلاً ایسا شخص ہو کہ اس کی ولادت میں ہی شک ہو کہ آیا حلال کا ہے یا حرام کا۔'' (تریاق القلوب صفحہ ۱۴۹)

مندرجہ بالا عبارت پڑھنے کے بعد آپ خود اندازہ لگائیں کہ نبوت کے اعلیٰ' مقدس اور معظم منصب پر بیٹھنے کے لئے مرزا قادیانی کیسے کیسے لوگوں کو سند جواز دے رہا ہے؟ کسی شاعر نے مرزا قادیانی کے اس تخیل پر کیا خوب کہا ہے:

خیال زاغ کو بلبل پہ برتری کا ہے
غلام زادے کو دعویٰ پیمبری کا ہے

قارئین کرام! دعویٰ نبوت پر اس تمہید کے بعد آیئے ان مدعیان کے دعووں پر نظر ڈالتے ہیں:

ملا محمد اٹکی کا دعویٰ نبوت:

☆......''محمد مہدی اٹکی خدا کا آخری نبی اور رسول ہے۔'' (قلمی نسخہ شئے محمد صفحہ ۱۱۷)

☆......''محمد مہدی اٹکی خاتم النبیین ہے۔'' (قلمی نسخہ نور الدین بن ملا کمالان صفحہ ۲۱)

☆......''اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء سے (مہدی) ملا اٹکی پر ایمان لانے اور اس کی مدد کرنے کا عہد لیا تھا۔'' (قلمی نسخہ شئے محمد صفحہ ۹۹)

☆......''محمد مہدی تمام انبیاء سے افضل ہے۔'' (ثنائے مہدی صفحہ ۱۲/۱۱)

☆......''وہ رسول جو تمام رسولوں کا سردار ہے' خدا کا امین' پیغمبروں کا تاج ہے' رسول خدا' دو جہاں کا آقا ہے' اسی کی خاطر ساری کائنات کا نقش قائم ہوا۔'' (نور تجلی صفحہ ۶۸)

☆......''قرآن کی تاویل کرنے والا ہے' آخری نبی ہے' اماموں کا سید ہے اور خاتم النبی ہے' نور محمد مہدی اول آخر الزماں علیہ الصلوٰۃ والسلام۔'' (ذکر الٰہی صفحہ ۳۹ مطبوعہ ۱۹۵۶ء)

☆......''پیغمبروں کے امام اور راہ راست کے پیشوا ہیں' دوسرے سب بتے کی مثل ہیں اور وہ پھول کی مانند ہیں۔'' (نور ہدایت صفحہ ۷۹)

تمام دعوے ملا محمد اٹکی کے ماننے والوں کی اپنی کتابوں میں موجود ہیں' جس میں انہیں نبی و رسول خاتم النبیین' تمام انبیاء سے افضل اور ان کا سردار کہا گیا ہے۔

مرزا غلام احمد قادیانی کا دعویٰ نبوت:

☆......''جس بنا پر میں اپنے تئیں نبی کہلاتا ہوں وہ صرف اس قدر ہے کہ میں خدا تعالیٰ کی ہم کلامی سے مشرف ہوں اور وہ میرے ساتھ بکثرت بولتا اور کلام کرتا ہے اور میری باتوں کا جواب دیتا ہے اور بہت سی غیب کی باتیں میرے پر ظاہر کرتا اور آئندہ زمانوں کے وہ راز میرے پر کھولتا ہے' جب تک انسان کو اس کے ساتھ خصوصیت کا قرب نہ ہو دوسرے پر وہ اسرار نہیں کھولتا اور انہی امور کی کثرت کی وجہ سے اس نے میرا نام نبی رکھا ہے' سو میں خدا کے حکم کے موافق نبی ہوں' اگر میں اس سے انکار کروں تو میرا گناہ ہوگا اور جس حالت میں خدا میرا نام نبی رکھتا ہے تو میں کیونکر انکار کر سکتا ہوں' میں اس پر قائم ہوں' اس وقت تک جو اس دنیا سے گزر جاؤں۔'' (مرزا غلام احمد قادیانی کا خط بنام اخبار عالم لاہور ۲۳/مئی ۱۹۰۸ء 'حقیقۃ النبوۃ صفحہ ۲۷۰/۲۷۱' قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ صفحہ ۲۳۳)

☆......''پس میں جب کہ اس مدت تک ڈیڑھ سو پیشگوئی کے قریب خدا کی طرف سے پا کر بچشم خود دیکھ چکا ہوں کہ صاف طور پر پوری ہو گئیں تو میں اپنی نسبت نبی یا رسول کے نام سے کیونکر انکار کر سکتا ہوں' جب کہ خود خدا تعالیٰ نے یہ نام میرے رکھے ہیں تو میں کیونکر

ختم نبوۃ

رد کردوں یا اس کے سوا کسی دوسرے سے ڈروں۔" (ایک غلطی کا ازالہ صفحہ ۲ روحانی خزائن ج ۱۸ صفحہ ۲۰۶)

☆......"اور خدا تعالیٰ نے اس بات کو ثابت کرنے کے لئے کہ میں اس کی طرف سے ہوں' اس قدر نشان دکھلائے ہیں کہ اگر وہ ہزار نبی پر بھی تقسیم کئے جائیں تو ان کی بھی ان سے نبوت ثابت ہوسکتی ہے' لیکن پھر بھی جو لوگ انسانوں میں شیطان ہیں وہ نہیں مانتے۔" (چشمہ معرفت صفحہ ۳۱۷ روحانی خزائن صفحہ ۳۳۲ ج ۲۳)

☆......"اور میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اسی نے مجھے بھیجا ہے اور اسی نے میرا نام نبی رکھا اور اس نے مجھے مسیح موعود کے نام سے پکارا ہے اور اس نے میری تصدیق کے لئے بڑے بڑے نشان (دوسرے لفظوں میں معجزے) ظاہر کئے ہیں جو تین لاکھ تک پہنچتے ہیں۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۸ روحانی خزائن صفحہ ۵۰۳ ج ۲۲)

☆......"مجھ سے پہلے سینکڑوں نبی آچکے ہیں' جن دلائل سے کوئی سچا نبی مانا جاسکتا ہے' وہی دلائل میرے صادق ہونے کے ہیں' میں بھی منہاج نبوت پر آیا ہوں۔" (اخبار الحکم قادیان ۱۰/اپریل ۱۹۰۸ء ملفوظات صفحہ ۲۱۷ ج ۱۰)

☆......"افسوس کہ حال کے نادان مسلمانوں نے اپنے اس نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا کچھ قدر نہیں کرتے اور ایک بات میں ٹھوکر کھائی' وہ ختم نبوت کے ایسے معنی کرتے ہیں جس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجو نکلتی ہے نہ تعریف' گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نفس پاک میں افاضہ اور تکمیل نفوس کے لئے کوئی قوت نہ تھی اور وہ صرف خشک شریعت کو سکھلانے آئے' حالانکہ اللہ تعالیٰ اس امت کو دعا سکھلاتا ہے: "اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم" پس اگر یہ امت پہلے نبیوں کی وارث نہیں اور اس انعام میں سے اس کو کچھ حصہ نہیں تو پھر یہ دعا کیوں سکھائی گئی؟" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۰۰ روحانی خزائن صفحہ ۱۰۴ ج ۲۲)

☆......"حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کا یہ فرمانا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے افاضہ کا کمال ثابت کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے مجھے مقام نبوت پر پہنچایا' ثابت کرتا ہے کہ آپ کو واقع میں نبی بنادیا گیا ورنہ کسی اور معنی کے رو سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے افاضہ کمال ثابت نہیں ہوتا۔" (حقیقۃ النبوۃ صفحہ ۲۲۱ مصنفہ مرزا محمود خلیفہ قادیان)

☆......"اور یہی محبت تو ہے جو مجھے اس بات پر مجبور کرتی ہے کہ باب نبوت کے کلی بند ہونے کے عقیدے کو جہاں تک ہوسکے باطل کروں کہ اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتک ہے کہ یہ مان لیا جائے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی ہی نہیں آئے گا' اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ کا فیضان ناقص اور آپ کی تعلیم کمزور ہے کہ اس پر چل کر انسان اعلیٰ سے اعلیٰ انعامات نہیں پاسکتا۔" (حقیقۃ النبوۃ صفحہ ۱۸۶/۱۸۷ از میاں محمود قادیانی)

☆......"پس شریعت اسلام نبی کے جو معنی کرتی ہے' اس کے معنی سے حضرت مرزا صاحب ہرگز مجازی نبی نہیں ہیں بلکہ حقیقی نبی ہیں۔" (حقیقۃ النبوۃ صفحہ ۱۷۴)

☆......"غرضیکہ یہ ثابت شدہ امر ہے کہ مسیح موعود (یعنی مرزا غلام احمد قادیانی) اللہ تعالیٰ کا ایک رسول اور نبی تھا اور وہی نبی تھا جس کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نبی اللہ کے نام سے پکارا اور وہی نبی تھا جس کو خود اللہ تعالیٰ نے اپنی وحی میں یاایھا النبی کے الفاظ سے مخاطب کیا۔" (کلمۃ الفصل مصنفہ بشیر احمد قادیانی مندرجہ رسالہ ریویو آف ریلیجنز قادیان صفحہ ۱۱۴ نمبر ۳ جلد نمبر ۱۴)

بہاء اللہ کا دعویٰ نبوت:

تیسرا مدعی نبوت بہاء اللہ تھا' اس نے اپنی نبوت کا دعویٰ ان الفاظ میں کیا ہے:

☆......"حضرت بہاء اللہ نے فرمایا کہ جس آنے والے ظہور کی بشارت حضرت باب نے دی وہ یہی میرا ظہور

ہے اور میں کل انبیاء علیہم السلام کا موعود مصلح عالم ہوں۔" (دین بہائی کا تعارف صفحہ۳)

☆...... "یہ پیشگوئی دوسری پیشگوئیوں کی طرح حرف بحرف صحیح ثابت ہوئی اور پھر حضرت بہاء اللہ چالیس سال تک اسی حالت میں دنیا کو امن کا پیغام دیتے رہے اور لوگوں کو معلوم ہوگیا کہ گزشتہ عہد میں کوئی پیغمبر اس قدر دلائل کے ساتھ نہیں آیا جس قدر دلائل کے ساتھ حضرت بہاء اللہ ظہور پذیر ہوئے ہیں۔" (نباء عظیم صفحہ۲۴)

☆...... "حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی آسمانی کتاب قرآن مجید میں آپ (بہاء اللہ) کو نباء عظیم سے کنایہ کیا ہے اور آپ کے دن کو فرمایا ہے کہ وہ دن ایسا ہوگا کہ خداوند عالم خود بادلوں کے سایہ میں آئے گا اور وہ دن جب کہ تیرا رب اور فرشتے صف در صف آئیں گے' بہاء اللہ کے ظہور کو نبی کریم نے قرآن کی ایک سورۃ میں قلب قرآن متین فرمایا ہے اور آپ کو اس تیرے قاصد سے کنایہ کیا ہے جو پہلے دو قاصدوں کو مضبوط بنانے کے لئے بھیجا گیا تھا' قرآن میں آپ کے دن کو یوم عظیم' یوم آخر' یوم اللہ' یوم الفصل' یوم الحساب' یوم الفکر' یوم الصیحہ اور یوم الجمع کے نام دیئے گئے ہیں' ایسا دن کہ جب کہ قضائے الٰہی جاری ہوجائے گی' ایسا دن کہ جب دوسرا صور پھونکا جائے گا' حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے علاوہ آپ کے جلال کی فراوانی کو چودھویں رات کے کامل چاند سے تشبیہ دی اور اس قول کی تصدیق خود حضرت بہاء اللہ نے بھی فرمائی ہے اور حضرت امام علی امیر المومنین نے آپ کے مقام کے متعلق فرمایا ہے: آپ وہ ہیں جس نے موسیٰ سے جلتے ہوئے درخت میں سے سینا پر کلام فرمایا اور اس قول کی تصدیق بھی خود حضرت بہاء اللہ نے فرمادی ہے۔ حضرت بہاء اللہ کی تصدیق کے موافق امام حسینؓ نے آپ کی ماموریت کی باعظمت خصوصیات کے متعلق یہ گواہی دی ہے کہ یہ ظہور وہی ظہور ہے جس کا صاحب ظہور وہی ہے جس نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا تھا۔" (قرآن بدیع صفحہ ۱۳۸ تا ۱۳۸)

ازشوقی آفندی:

"اے انتظار کرنے والے اب صبر نہ کر کیونکہ وہ محبوب آگیا ہے' اس کی ہیکل کو دیکھ اور اس کے جلال کو اس میں جلوہ گر مشاہدہ کر' یہ وہی ازلی نور ہے جو ایک نئے ظہور میں ظاہر ہوا ہے۔" (بہاء اللہ اور عصر جدید تیسرا باب صفحہ ۳۹)

بغداد کے نزدیک رضوان میں اعلان:

"بہت کچھ خط و کتابت کے بعد ایرانی حکومت کے اصرار پر حکومت عثمانی نے آپ کو قسطنطنیہ میں لائے جانے کا فرمان بھیجا' اس خبر نے آپ کے احباب میں ہیجان پیدا کردیا اور اپنے محبوب کے گھر کے گرد جمع ہوگئے اور ان کی تعداد اتنی بڑھ گئی کہ آپ کو بغداد کے نزدیک ایک باغ میں خیمہ لگانا پڑا' یہ باغ نجیب پاشا کا باغ کہلاتا تھا' آپ یہاں بارہ ایام ۲۱/اپریل ۱۸۶۳ء سے ۲/مئی تک رہے' پہلے دن آپ نے اپنے چند احباب کو یہ خوشخبری سنائی کہ آپ ہی وہ من یظہر اللہ ہیں جس کی آمد کی خوشخبری حضرت باب نے دی تھی اور جو تمام انبیاء کا موعود ہے' جس باغ میں اعلان کیا گیا وہ بہائیوں میں باغ رضوان (بیعت رضوان کی طرز پر) کے نام سے مشہور ہوا اور ان بارہ دنوں میں وہ (بہائی) ایک عید مناتے ہیں جس کا نام عید رضوان ہے۔" (بہاء اللہ اور عصر جدید صفحہ ۴۶)

بہاء اللہ کا قول:

"مظاہر ظہور الٰہیہ کا یکے بعد دیگرے آنا وجود کا ایک لازمی عنصر ہے اور جب تک دنیا موجود ہے یہ سلسلہ جاری رہے گا' خدا نے حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ کی جانشینی کے لئے پیغمبر مبعوث فرمائے اور وہ دنیا کے خاتمہ تک جس کا کوئی خاتمہ نہیں' ایسا ہی کرتا رہے گا۔" (ورلڈ آرڈر آف بہاء اللہ صفحہ ۱۱۶)

"میں بھی دوسرے بندوں کی طرح تھا اور اپنے بستر پر سویا ہوا تھا کہ یکا یک خدا کی نسیم لطف مجھ پر ہو کر گزر گئی اور جو کچھ ابتدائے آفرینش سے اب تک

ختم نبوۃ

ظہور میں آ چکا تھا' اس نے مجھے اس کا علم بخشا' یہ چیز میری طرف سے نہیں بلکہ اسی غالب یکتا اور باخبر خدا کی طرف سے ہے' اسی نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں آسمان و زمین کے درمیان اس کے نام کی منادی کروں' اس کے حکم کی بجا آوری میں مجھے وہ وہ مصیبتیں جھیلنا پڑیں کہ انہیں دیکھ کر عارفوں کی آنکھیں آنسو بہاتی ہیں' میں نے وہ علوم نہیں پڑھے جو لوگوں میں مروج ہیں اور نہ ہی میں کبھی ان کے مدرسوں میں داخل ہوا (مرزا قادیانی کی طرح وہ بھی یہی کہتا ہے جبکہ حقیقت کچھ اور ہے) جس شہر میں میری سکونت تھی تو وہاں کے باشندوں سے دریافت کرلے تاکہ تجھے بخوبی اطمینان ہوجائے کہ میں جھوٹ بولنے والوں میں ہرگز نہیں ہوں۔" (لوح ابن ذئب انگریزی صفحہ ۱۱)

"جب حضرت بہاء اللہ نے جان بچا کر عراق آنے والے بابیوں کو اپنے گرد جمع کرنا شروع کیا اور جب آپ کے خلاف حسد وعناد بڑھنے لگا تو آپ نے بھی سابقین پیغمبروں کا طریقہ اپنایا اور گوشہ نشینی کے لئے ویرانے کی راہ لی۔" (کتاب حضرت بہاء اللہ صفحہ ۸ شائع کردہ بہائی پبلشنگ ٹرسٹ' بہائی ہال' کراچی)

"اگلے زمانے پر غور کرو کہ کتنے اعلیٰ و ادنیٰ لوگ ہر آن خدا کے مظاہر ظہور کا انتظار کرتے لیکن جب بھی عنایت کے دروازے کھلے اور نوع بشر پر بخشش کے بادلوں سے رحمت کی بارش برسی اور غیب کی روشنی قدرت کے افق پر چمکی تو ان لوگوں نے انکار کردیا اور ان کے چہرے سے جو خود خدا کا چہرہ تھا' منہ پھیرلیا۔" (کتاب بہاء اللہ صفحہ ۱۱)

"ایک اور جگہ پر بہاء اللہ نے کہا کہ وہ تمام انبیاء کے موعود ہیں' وہ ظہور الٰہی ہیں' جس کے دور میں دنیا میں امن و امان صحیح طور سے قائم ہوگا' یہ اعلان لاثانی اور بے نظیر ہے' موجودہ زمانہ کے آثار اور تمام انبیاؑ کی پیشینگوئیوں کے ساتھ اس کی مناسبت صاف روشن اور بالکل ٹھیک ہے۔" (بہاء اللہ اور عصر جدید صفحہ ۶۶)

"ظہور اسلام اعظم (بہاء اللہ) وہ ظہور ہے جس کا وعدہ خدا نے سب آسمانی کتابوں اور صحیفوں جیسے تورات' انجیل وقرآن میں دیا تھا۔" (عبدالبہاء عباس آفندی' کتاب بہاء اللہ اور عصر جدید صفحہ ۲۵۶)

بہاء اللہ کے دعوئ نبوت سے متعلق مندرجہ بالا تحریرات کو پڑھنے کے بعد یقیناً آپ اس نتیجے پر پہنچیں گے کہ ان تمام دشمنان اسلام کے دعوؤں میں کوئی خاص فرق نہیں ہے' یہ تمام تحریریں جمع کرکے پیش کرنے کا ایک اہم مقصد یہ ہے کہ لوگوں کو ان کے کفریہ عقائد کے بارے میں آگاہی حاصل ہوسکے' امید ہے کہ ان تحریرات کو پڑھنے کے بعد کوئی مسلمان قادیانیت سمیت ان تمام اسلام دشمن ٹولوں کی سازشوں کا شکار نہیں ہوگا' انشاء اللہ۔

☆☆......☆☆

بقیہ اخبار عالم

اجازت مہیا کی گئی تو پھر ہر گلی کوچہ سے ہزاروں غازی علم الدین پیدا ہوں گے اور پھر سنت صدیقؓ کی یاد تازہ کی جائے گی۔ حکومت ہوش کے ناخن لے اور گستاخان رسول کو کیفر کردار تک پہنچائے۔ دریں اثنا نماز جمعہ کے ایک اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے مولانا عبدالحکیم نعمانی نے الزام عائد کیا کہ قادیانیت کے فروغ کے لئے غیر ملکی لابیاں سرکاری مشینری کو استعمال کررہی ہیں۔ توہین رسالتؐ کے قانون میں ترمیم کی باتوں کے پس پردہ متعصب عیسائی اور جنونی قادیانی ہیں۔ اقلیتوں کا تحفظ اس میں ہے کہ توہین رسالتؐ کے قانون اور حدود آرڈیننس ملکی قانون کا حصہ رہیں۔ برسراقتدار طبقہ کو معلوم ہونا چاہئے کہ توہین رسالتؐ کے قانون اور اسلامی آئین کو متنازعہ بنانے کے سنگین نتائج برآمد ہوں گے' کیونکہ رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر ہر مسلمان جان دینے کو سعادت سمجھتا ہے۔ توہین رسالتؐ کے قانون اور حدود آرڈیننس پر نظر ثانی کرنے کے پرویز مشرف کے بیان پر ہر طبقہ فکر نے ردعمل کا اظہار کرتے ہوئے شدید احتجاج کیا ہے اور عوام دینی معاملات میں حکومتی پالیسی کے خلاف نفرت کا برملا اظہار کرچکے ہیں۔ حکومت اس طرح کے حساس مسائل اور طے شدہ امور کو چھیڑنے سے باز رہے اور پرویز مشرف سمیت تمام اعلیٰ عہدیداران اللہ تعالیٰ اور اسلامیان پاکستان سے اس غیر اسلامی اور غیر آئینی اقدام پر معافی مانگیں۔ تحفظ ختم نبوت اور دفاع رسالت کے لئے ہماری پرامن جدوجہد جاری رہے گی۔ اس پر کسی قسم کی سودے بازی نہیں ہوئی۔ اس مشن کے خلاف ملکی و غیر ملکی سازشیں کامیاب نہیں ہونے دیں گے۔ اس طرح کے عناصر اور قادیانیوں کی پشت پناہی کرنے کا رویہ حکومت کو ترک کرنا ہوگا۔

اخبار عالم پر ایک نظر

شعائر اسلام کو بے حرمتی سے بچانے سے قادیانی عبادت گاہوں سے اتروا کر محفوظ کرلیا گیا

میر پور خاص (نمائندہ خصوصی) تھر پارکر میں شعائر اسلام کو قادیانیوں کے ہاتھوں بے حرمتی سے بچانے کے لئے ان شعائر کو قادیانی عبادت گاہوں سے اتار کر محفوظ کرلیا گیا۔ تفصیلات کے مطابق قادیانیوں نے ضلع مٹھی' تھر پارکر میں واقع قادیانی عبادت گاہیں مسجد کی شکل پر بنائی ہوئی تھیں اور ان پر نمایاں طور پر کلمہ طیبہ' درود ابراہیمی اور قرآنی آیات لکھی ہوئی تھیں' جو آئین پاکستان کی خلاف ورزی کے ساتھ ساتھ مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو بھی مجروح کررہی تھیں۔ اس سلسلہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ایک وفد نے جس میں حضرت مولانا علامہ احمد میاں حمادی' حضرت مولانا محمد نذر عثمانی' حضرت مولانا خان محمد' حضرت مولانا تاج محمد اور حضرت مولانا محمد موسیٰ شامل تھے' ڈی پی او مٹھی سے ملاقات کرکے انہیں اپنی تشویش اور مسئلہ کی نزاکت سے آگاہ کیا۔ ڈی پی او مٹھی نے فوری کارروائی کرتے ہوئے ایس ایچ او ننگر پارکر کو حکم دیا کہ قادیانیوں کی ان عبادت گاہوں سے شعائر اسلام کو بے حرمتی سے بچانے کے لئے مسلمانوں کے مذہبی جذبات کا احترام اور آئین پاکستان کی پاسداری کی جائے۔ گزشتہ دنوں ایس ایچ او ننگر پارکر نے ننگر پارکر' پھول پورہ' کونٹر' احباسر کے دیہاتوں میں واقع قادیانی عبادت گاہوں پر چھاپہ مار کر کلمہ طیبہ' قرآنی آیات اور درود شریف کو محفوظ کرلیا۔ علاقہ کے مسلمانوں نے اس اقدام کا بھرپور خیر مقدم کیا۔ ماضی میں تھر پارکر کے علاقہ میں قادیانی سادہ لوح مسلمانوں کو گمراہ کرنے کے لئے فری ڈسپنسریوں کے نام پر اپنی ناکام تبلیغ کرتے رہے تھے۔ واضح رہے کہ آئین پاکستان کی رو سے قادیانی اپنی عبادت گاہوں پر اسلامی شعائر استعمال نہیں کرسکتے۔ قادیانیوں کی جانب سے شعائر اسلام کا استعمال تعزیرات پاکستان کے تحت قابل تعزیر جرم ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری' حضرت مولانا اللہ وسایا' حضرت مولانا علامہ احمد میاں حمادی' حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خان' حضرت مولانا نذیر احمد تونسوی' حضرت مولانا محمد نذر عثمانی' حضرت مولانا محمد علی صدیقی' حضرت مولانا خان محمد جمالی نے ڈی پی او مٹھی کے اس اقدام کی تحسین کرتے ہوئے حکومت سندھ سے مطالبہ کیا کہ قادیانیوں کو آئین کا پابند بنایا جائے اور کنری' محمود آباد' نابلی' ناصر آباد' نسیم آباد' بشیر آباد' نفیس نگر اور نصرت آباد کے دیہاتوں میں بھی شعائر اسلام اور کلمہ طیبہ کو قادیانیوں کے ہاتھوں بے حرمتی سے بچانے کے لئے ان کی عبادت گاہوں سے ان شعائر کو محفوظ کرلیا جائے۔

مولانا منظور اقبال قریشی رحلت فرماگئے

راولپنڈی (رپورٹ: مفتی محمود الحسن) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پکھل کے امیر' مجاہد ملت مولانا غلام غوث ہزارویؒ کے داماد حضرت مولانا پروفیسر مظفر اقبال قریشی حرکت قلب بند ہوجانے سے انتقال فرماگئے۔ مولانا مظفر اقبال قریشی مرحوم جامعہ اشرفیہ لاہور سے فارغ التحصیل تھے۔ محدث کبیر حضرت مولانا رسول خان ہزارویؒ اور حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ سے شرف تلمذ حاصل تھا۔ فراغت کے بعد پروفیسر کے منصب پر تقرر ہوا۔ اس کے ساتھ ساتھ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ساتھ دلی وابستگی رہی۔ تادم آخر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پکھل کے امیر رہے۔ ساری زندگی فتنہ قادیانیت کے تعاقب میں گزاری۔ اکابرین جماعت ختم نبوت کی میزبانی کا شرف حاصل کیا۔ مجاہد ملت حضرت مولانا غلام غوث ہزارویؒ کے زیر سایہ محاذ ختم نبوت پر ڈٹے رہے۔ مانسہرہ جو کبھی ربوہ ثانی کہلاتا تھا' دیگر علمائے کرام کے ساتھ مل کر وہاں سے قادیانیت کی جڑیں اکھاڑ دیں۔ اب الحمدللہ! ڈھونڈے سے بھی یہ فتنہ وہاں نہیں ملتا۔ بیعت کا تعلق امیر مرکزیہ شیخ المشائخ حضرت مولانا خواجہ خان محمد دامت برکاتہم سے تھا۔ آخر عمر میں حضرت امیر مرکزیہ کی محبت بہت ہی غلبہ کرگئی تھی' ہر وقت ان کا تذکرہ کرتے رہتے تھے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا تذکرہ کرتے اور اکابر ختم نبوت کا تذکرہ کرتے ہوئے آبدیدہ ہوجاتے۔ راقم الحروف کو اکثر بلاتے اور راولپنڈی اپنے بیٹے مولانا مفتی ادریس مدظلہ کے گھر پر کئی کئی گھنٹے ختم نبوت کے حوالے سے گفتگو کرتے۔ پچھلے ماہ شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا کا پروگرام کروایا اور کامیاب کانفرنس منعقد کرائی۔ مولانا اللہ وسایا سے بھی خوب باتیں کیں' ایسے محسوس ہوتا تھا کہ شاید یہ الوداعی ملاقات ہے۔ ادارہ معارف الاسلام کے نام سے ایک جامعہ کی بنیاد رکھی اور وہاں اسباق پڑھاتے رہے۔ ادارہ نے آپ کی زیرنگرانی کافی ترقی کی۔ مختصر وقت میں درجہ رابعہ تک کتب اور دو سو کے قریب طلباء شعبہ کتب و حفظ والے ادارہ میں داخل ہوئے اور دینی تعلیم حاصل کرنے لگے۔ آپ نے اپنی اولاد میں چار صاحبزادے چھوڑے جن میں حضرت مولانا مفتی ادریس عالم باعمل ہیں۔ دنیا سے جاتے وقت پہلے ترجمہ پڑھایا' پھر حدیث پڑھائی' دل کا دورہ پڑا اور وہیں خالق حقیقی سے جا ملے۔ زندگی اور موت قابل رشک رہی۔ دوسرے دن آپ کے جانشین حضرت مولانا مفتی ادریس نے ہزاروں لوگوں کے جم غفیر کے ساتھ آپ کی نماز جنازہ ادا کی اور آپ کو رحمت حق کے سپرد کیا۔ مفتی محمود الحسن اور قاضی احسان احمد نے مجلس کی طرف سے ان کے لواحقین سے تعزیت کی۔

مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی کا دورہ راولپنڈی

راولپنڈی (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم تبلیغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی راولپنڈی کے تین روزہ دورے پر تشریف لائے۔ ۸/مئی کو قبل نماز عصر انہوں نے جامعہ معارف الاسلام بنگلی محلہ راولپنڈی کے مہتمم مولانا پروفیسر محمد ادریس ہزاروی سے ان کے والد محترم مولانا مظفر اقبال قریشی کی وفات پر تعزیت کا اظہار کیا۔ اس موقع پر انہوں نے مدرسہ کے ایک طالب علم کے ختم قرآن کی تقریب میں شرکت کی اور مختصر بیان فرمایا۔ بعد نماز مغرب دارالعلوم الفرقانیہ راولپنڈی سے ملحقہ مسجد میں مولانا قاری زرین احمد خان کی دعوت پر انہوں نے مسئلہ ختم نبوت کی اہمیت پر نصف گھنٹہ خطاب کیا۔ ۹/مئی کو تحصیل گوجر خان کے ایک معروف گاؤں کونتریلہ میں نماز ظہر سے قبل انہوں نے سیرت رحمت کائنات (صلی اللہ علیہ وسلم) کانفرنس سے خطاب فرمایا۔ اس کانفرنس سے مولانا عزیز الرحمٰن ہزاروی اور مولانا مفتی محمود الحسن نے بھی خطاب کیا۔ بعد نماز ظہر انہوں نے مدرسہ محمودیہ سکھو' تحصیل گوجر خان میں جلسہ سیرت سے خطاب کیا۔ اس جلسہ سے ان کے علاوہ مفتی محمود الحسن' مولانا اسرار حیدر (راولپنڈی) سمیت دیگر مقررین نے بھی خطاب کیا۔ قبل ازیں مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ کے خلیفہ مجاز حضرت مولانا عبداللطیف جہلمیؒ کے مدرسہ انواریہ میں حاضری دی اور حضرت جہلمیؒ کے برادر خورد حکیم مختار الحسینی اور حضرت جہلمیؒ کے فرزند قاری خبیب احمد عمر سے ملاقات کی۔ بعد نماز مغرب انہوں نے جامع مسجد خلفائے راشدین گوجر خان میں مولانا عبدالمتین (فاضل دیوبند) کی صدارت میں منعقد ہونے والی سیرت کانفرنس سے خطاب کیا۔ علاوہ ازیں انہوں نے قطب الارشاد حضرت شاہ عبدالقادر رائے پوریؒ کے خلیفہ مولانا صاحبزادہ محمد حسین للّٰہی سے ملاقات کی اور اپنے دورہ کی غرض و غایت اور جماعتی سرگرمیوں سے انہیں آگاہ کیا اور ان سے دعاؤں کی درخواست کی۔ حضرت محمد حسین للّٰہی نے مولانا شجاع آبادی کی تشریف آوری پر ان کا شکریہ ادا کیا۔ ۱۰/مئی کو بعد نماز عصر محمدی مسجد بنگلی محلہ میں قادیانیوں کے کفریہ عقائد اور خطرناک عزائم کے موضوع پر مولانا شجاع آبادی نے خطاب کیا۔ اس موقع پر لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا۔ مندرجہ بالا پروگراموں میں انہیں مفتی محمود الحسن اور خالد مبین کی رفاقت حاصل رہی جبکہ گوجر خان کے پروگراموں میں قاری فضل کریم بھی ان کے ہمراہ رہے۔ ۱۱/مئی کو مولانا شجاع آبادی پشاور' نوشہرہ کے دورہ پر تشریف لے گئے۔

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کا دورۂ پشاور

پشاور (رپورٹ: مفتی محمود الحسن) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم تبلیغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی تین روزہ دورے پر پشاور تشریف لائے۔ انہوں نے اپنے دورہ کا آغاز اکوڑہ خٹک سے کیا جہاں انہوں نے مولانا انوار الحق حقانی' مفتی سیف اللہ حقانی' مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہ' مولانا سید محمد یوسف شاہ سے ملاقاتیں کیں اور انہیں مجلس کی سرگرمیوں سے آگاہ کیا۔ مولانا شجاع آبادی نے خالق آباد میں جامعہ ابوہریرہؓ کے مہتمم مولانا عبدالقیوم حقانی سے ملاقات کی اور مختلف دینی امور پر ان سے مشاورت کی۔ پشاور میں جامع مسجد قاسم علی خان میں ۱۱ تا ۱۳/مئی کو ظہر سے عصر تک منعقد ہونے والے ردّ قادیانیت و عیسائیت کورس میں انہوں نے مسئلہ ختم نبوت کی اہمیت' حیات مسیح علیہ السلام' مرزا

غلام احمد قادیانی کے کردار پر لیکچر دیئے' جس میں پشاور شہر کے دینی مدارس کے طلبہ و اساتذہ کرام' عصری تعلیمی اداروں کے لیکچرار اور مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے ڈیڑھ صد حضرات نے شرکت کی اور نوٹس تیار کئے۔ تربیتی کورس کی صدارت مولانا مفتی شہاب الدین پوپلزئی نے کی جبکہ انتظامات میں مولانا نور الحق نور' نظام اللہ' چاچا عنایت اور دیگر جماعتی رفقاء پیش پیش رہے۔ مولانا شجاع آبادی نے مکی مسجد گلبہار نمبر ۴ اور جامع مسجد ہشت نگری گیٹ میں درس قرآن کے اجتماعات سے بھی خطاب کیا۔ مولانا شجاع آبادی نے جمعیت علمائے اسلام کے رہنما اور ممبر قومی اسمبلی مولانا قاری فیاض الرحمٰن سے ملاقات کی اور مختلف دینی امور پر ان سے مشاورت کی۔ مجلس پشاور کے رکن سکندر اعظم اور مولانا مفتی شہاب الدین پوپلزئی نے مولانا شجاع آبادی کے اعزاز میں استقبالئے دیئے۔ ان پروگراموں میں راقم الحروف کو بھی شرف ہمراہی حاصل رہا۔ ۱۳/مئی کو نوشہرہ میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی' جس کی صدارت مولانا احمد عبدالرحمٰن صدیقی نے کی' جبکہ مہمان خصوصی شیخ العرب والعجم مولانا سید حسین احمد مدنیؒ کے تربیت یافتہ مولانا محمد مجاہد خان الحسینی (ایم پی اے) تھے۔ کانفرنس سے مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی' مفتی شہاب الدین پوپلزئی اور راقم الحروف نے خطاب کیا۔ مولانا کا دورہ یادگار اور مثالی تھا۔

اظہار تعزیت

چیچہ وطنی (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا عبدالستار حیدری اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت چیچہ وطنی کے ناظم مولانا غلام کبیر نے مدرسہ اشرف العلوم ہرنولی میں حاضر ہو کر حضرت مولانا محمد یعقوب کی وفات حسرت آیات پر صدمہ کا اظہار کیا۔ اس موقع پر انہوں نے اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ مولانا محمد یعقوب ہر تحریک میں جرنیل کا کردار ادا کرتے تھے خواہ مسئلہ ختم نبوت ہو' تحریک نظام مصطفیٰ ہو' عظمت صحابہ کرامؓ ہو یا کوئی اور دینی تحریک ہو' آپ ہر تحریک میں صف اول میں نظر آتے تھے۔ ان کی وفات سے علاقہ میں ایک بہت بڑا خلا پیدا ہو گیا ہے اور علاقہ کے علماء اپنے آپ کو یتیم سمجھ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے' جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے' ان کی قبر کو جنت کا باغ بنائے' پسماندگان ولواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے' ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمیں پوری زندگی ان کے مشن کے لئے قبول فرمائے۔

مولانا عبدالرؤف کا سانحہ ارتحال

راولپنڈی (رپورٹ: مفتی محمود الحسن) حضرت مولانا عبدالرؤف انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ لندن کی زکریا مسجد میں امامت و خطابت کے فرائض سرانجام دیتے تھے۔ شیخ الحدیث مولانا ہاشم صاحب نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ حضرت مولانا محمد یوسف متالا سے آپ کو خلافت و اجازت بھی حاصل تھی۔ آپ کے پسماندگان میں چار صاحبزادے شامل ہیں جن میں مولانا مفتی حبیب الرحمٰن' مولانا قاری ایوب (لال مسجد اسلام آباد) عالم باعمل ہیں۔

مولانا محمد نذیر فاروقی کو صدمہ

راولپنڈی (نامہ نگار) جمعیت علمائے اسلام آزاد کشمیر کے جنرل سیکرٹری حضرت مولانا محمد نذیر فاروقی کی والدہ ماجدہ انتقال فرما گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اسلام آباد میں شیخ الحدیث مولانا عبدالرؤف نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی جبکہ کشمیر میں مولانا محمد نذیر فاروقی نے اپنی والدہ کی نماز جنازہ خود پڑھائی۔ مرحومہ بڑی ذاکرہ شاغل خاتون تھیں۔

مولانا محمد میاں نقشبندی کو صدمہ

راولپنڈی (پ ر) حضرت مولانا محمد میاں نقشبندی دامت برکاتہم کے چھوٹے بھائی دبئی میں انتقال فرمائے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ان کی میت واپس پاکستان لائی گئی اور انہیں ان کے آبائی گاؤں میں سپرد خاک کر دیا گیا۔

ناموس رسالتؐ کے تحفظ کیلئے کسی قربانی سے دریغ نہیں کیا جائے گا: مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

کوہاٹ (رپورٹ: حاجی محمد علی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم تبلیغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی ضلع کوہاٹ کے تین روزہ تبلیغی و تنظیمی دورے پر تشریف لائے۔ انہوں نے اپنے دورے کا آغاز ۱۴/مئی کو جامع مسجد کے ڈی اے سیکٹر نمبر ۹ کی مرکزی مسجد میں خطبہ جمعہ سے کیا۔ انہوں نے کہا کہ ناموس رسالتؐ کے تحفظ کے لئے کسی قسم کی قربانی سے دریغ نہیں کیا جائے گا اور جانوں کا نذرانہ پیش کر کے تحفظ ناموس رسالتؐ کے قانون کی حفاظت کی جائے گی۔ بعد نماز عشاء انہوں نے جامع مسجد جانز خیال ہزاری چکر کوٹ میں مسئلہ ختم نبوت کی اہمیت پر درس قرآن دیا۔ ۱۵/مئی کو صبح دس بجے انہوں نے مدرسہ قاضیاں میں اساتذہ کرام سے ملاقات کی اور ان سے درخواست کی کہ وفاق المدارس

العربیہ کے فیصلہ کے مطابق موقوف علیہ والے سال میں ''آئینہ قادیانیت'' کی تدریس شروع کرائی جائے۔ اساتذہ کرام نے وعدہ کیا کہ بہت جلد کتاب منگوا کر اس کی تدریس شروع کرادی جائے گی۔ عصر کی نماز سے قبل دارالعلوم توغ بالا میں مولانا شجاع آبادی نے مجاہدین کی استدعا پر حفظ قرآن کے طلباء اور اساتذہ کرام سے فضائل حفظ قرآن کے موضوع پر خطاب کیا۔ بعد نماز مغرب انہوں نے دارالعلوم انجمن تعلیم القرآن کے اساتذہ کرام اور طلبہ سے خطاب کیا اور آئینہ قادیانیت کی تدریس کی ضرورت پر زور دیا۔ شیخ الحدیث مولانا عبدالمنان' مولانا اسید اللہ' مفتی عبدالحنان نے وعدہ کیا کہ انشاء اللہ العزیز بہت جلد یہ کتاب شروع کرادی جائے گی' بعد نماز عشاء مسجد طیبہ محلہ پراجگان میں مولانا شجاع آبادی کا درس ہوا' جس میں ایک سو سے زائد حضرات نے شرکت کی۔ ۱۶/مئی کو تل میں آپ نے طلبہ سے خطاب کیا۔ تلمیذ حضرت مدنی شیخ الحدیث مولانا معزالحق' نائب الشیخ مولانا شیر بہادر' مفتی محمد سردار سے ملاقات کی اور اپنے دورے کی غرض و غایت بیان کی۔ اساتذہ کرام نے آئینہ قادیانیت کی تدریس سے متعلق وفاق کے فیصلہ کو سراہتے ہوئے اس مسئلہ کی اہمیت کے پیش نظر اسے وقت کی ضرورت قرار دیا۔ مولانا معزالحق نے وفد کو دعاؤں سے نوازا' وفد میں مفتی محمود الحسن' محمد وقاص اور راقم الحروف بھی شامل تھے۔ زرگری میں شیخ الحدیث مولانا سیف اللہ نے وفد کی آمد پر مہمانوں کو خوش آمدید کہا۔ بعد نماز ظہر دارالعلوم زرگری کی عظیم مسجد میں مولانا شجاع آبادی نے مسئلہ ختم نبوت کی اہمیت اور قادیانیت کی سنگینی پر خطاب کیا۔ مدرسہ کے مہتمم مولانا محمد حسین الہاشمی سینیٹر جمعیت علماء اسلام سرحد کے اجلاس میں شرکت کے لئے گئے ہوئے تھے' اس لئے ان سے ملاقات نہ ہوسکی۔ دارالعلوم سراج الاسلام کے شیخ الحدیث مولانا سمیع اللہ کی صدارت میں منعقد ہونے والے ایک اجلاس میں' جس میں جامعہ کے تمام اساتذہ کرام بھی شامل تھے' مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے شرکت کی اور عالمی مجلس کی کارکردگی کی رپورٹ اور جماعتی وفد کی آمد کے اغراض و مقاصد سے آگاہ کیا۔ دارالعلوم سراج الاسلام کا ہی میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے وفد کا استقبال جامعہ کے اساتذہ کرام نے کیا۔ وفد نے اساتذہ کرام کی خدمت میں اپنی آمد کی غرض و غایت بیان کی۔ اساتذہ کرام نے یقین دہانی کرائی کہ انشاء اللہ العزیز عنقریب آئینہ قادیانیت کی تدریس شروع کرادی جائے گی۔ اللہ پاک اس دورہ کو اپنی بارگاہ میں قبول فرما کر نجات اخروی کا ذریعہ بنائیں۔

مفتی نظام الدین شامزیؒ کی شہادت پر اظہار تعزیت

کھٹمنڈو' نیپال (نمائندہ خصوصی) مدرسۃ الحرمین' کھٹمنڈو' نیپال کے مولانا محمد رمضان نے امیر مرکزیہ حضرت اقدس مولانا خواجہ خان محمد دامت برکاتہم العالیہ اور حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر مدظلہ کے نام اپنے ایک تعزیتی پیغام میں مفتی نظام الدین شامزی شہیدؒ کی شہادت پر اظہار تعزیت کیا۔ انہوں نے کہا کہ مفتی نظام الدین شامزی کی شہادت سے جو غمناک والمناک حادثہ پیش آیا اور جامعہ جس اندوہناک صورتحال سے دوچار ہوا' اس سے امت مسلمہ عمومی طور پر مفتی صاحبؒ کے فیض سے محروم ہوگئی۔ انہوں نے کہا کہ نیپال کے علمائے کرام بھی اپنے مربی اور قائد کی شہادت پر دکھ محسوس کررہے ہیں۔ مسلمانان نیپال اور مدرسۃ الحرمین اس غم میں برابر کے شریک ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کو مفتی صاحبؒ کا نعم البدل اور امت مسلمہ کو ان کا جانشین عطا فرمائے۔

مذاہب عالم میں کسی بھی پیغمبر کی توہین کی سزا موت ہے: مولانا قاضی محمد اسرائیل گڑنگی

مانسہرہ (پ ر) مذاہب عالم میں کسی بھی پیغمبر کی گستاخی اور توہین کی سزا موت ہے۔ اس میں کسی قسم کی گنجائش نہیں ہے۔ ان خیالات کا اظہار مولانا قاضی محمد اسرائیل گڑنگی نے جمعہ کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ اسلام تو ادب واحترام کی تعلیم دیتا ہے' وہ کسی پیغمبر کی گستاخی برداشت نہیں کرتا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جو کل کائنات کے لئے رحمت بن کر آئے ہیں' ان کے بارے میں اگر کوئی گستاخانہ جملہ کہتا ہے تو اس کی سزا سوائے موت کے اور کچھ نہیں۔ اسلام نے تو عام انسان کی توہین کی اجازت نہیں دی۔ اسلام تو کہتا ہے کہ جو بڑوں کا احترام نہیں کرتا اور چھوٹوں پر شفقت نہیں کرتا وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت سے خارج ہے۔ انہوں نے کہا کہ مسلمان اتحاد واتفاق کی برکت سے اسلام کے

ختم نبوۃ

خلاف ہر سازش کو ناکام بنائیں گے' ہر دور میں مسلمانوں نے اپنی جانوں پر کھیل کر ناموس رسالت کا تحفظ کیا ہے اور انشاء اللہ قیامت تک مسلمان یہ فریضہ انجام دیتے رہیں گے۔

انسانی حقوق کے نام پر مسلمانوں کے بنیادی حقوق سلب کئے جارہے ہیں: مولانا عزیز الرحمٰن ثانی

لاہور (پ ر) بزم حسان کے زیر اہتمام جامعہ اشرفیہ فیروز پور روڈ میں مولانا عبدالرشید حدوٹی کی صدارت میں ایک پروگرام منعقد ہوا جس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا عزیز الرحمٰن ثانی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ عقیدۂ ختم نبوت اسلام کا اہم رکن اور بنیاد ہے جس کا تحفظ کرنا تمام مسلمانوں کا مشترکہ اور اولین فرض ہے۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عشق ومحبت کے دعویٰ کا تقاضا یہ ہے کہ ہم آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر ایک ادا پر کما حقہ عمل پیرا ہوں۔ انہوں نے کہا کہ نام نہاد قادیانی جماعت اکھنڈ بھارت کے نظریہ کو اپنا کر اسلام اور ملکی سلامتی کے لئے خطرہ بنی ہوئی ہے۔ اس وقت اسلام کے خلاف انگریز' یہودی اور قادیانی گٹھ جوڑ امت مسلمہ کے لئے لمحہ فکریہ ہے۔ پاکستان اسلام کے نام پر معرض وجود میں آیا تھا' ہم یہاں قادیانی' امریکی ایجنڈا نہیں چلنے دیں گے' ہر محاذ پر ان کی سازش اور ناپاک عزائم کا ڈٹ کر مقابلہ کریں گے۔ اس وقت انسانی حقوق کی آڑ میں ملٹی نیشنل یہودی کمپنیاں اسلام دشمن اور مسلم کش پالیسیوں پر عمل پیرا ہیں۔ انسانی حقوق کے نام پر مسلمانوں کے بنیادی حقوق سلب کئے جارہے ہیں۔ یورپی ممالک میڈیا کے میدان میں نشریات کے تمام مورچوں پر ناجائز قبضہ جما کر اسلام کو بدنام کررہے ہیں۔ مغربی ممالک میں انسانی حقوق اور مذہبی آزادی کی خلاف ورزی عروج پر ہے۔ قرآن وسنت کے قوانین کو چھوڑ کر لارڈ میکالے کے فرسودہ نظام پر عمل کرنے سے مسلمان ذلت کی زندگی بسر کررہے ہیں۔ ہماری کامیابی کا راز صرف توحید وسنت اور ختم نبوت کے تحفظ میں مضمر ہے۔

مولانا فقیر اللہ اختر کا ضلع سیالکوٹ کا تبلیغی دورہ

سیالکوٹ (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا فقیر اللہ اختر نے ضلع سیالکوٹ اور ضلع گوجرانوالہ کے مختلف علاقوں کا طوفانی دورہ کیا اور مختلف اجتماعات سے خطاب کیا۔ انہوں نے اپنے خطاب میں قادیانیت' اس کے عزائم اور پس منظر اور قادیانیوں کی موجودہ سرگرمیوں پر روشنی ڈالی۔ ضلع سیالکوٹ میں انہوں نے جامع مسجد الفلاح محلہ اسلام آباد' جامع مسجد ملاں کمال کشمیری محلہ' جامع مسجد عمرؓ جامع مسجد فاروقیہ رنگ پورہ' جامع مسجد مدینہ' جامع مسجد بلالؓ جامع مسجد حمزہ غوث' جامع مسجد نور فتح گڑھ' جامع مسجد چاناچوک' جامع مسجد شیر شاہ سوری' جامع مسجد الکوثر' جامع مسجد بن والی حاجی پورہ' جامع مسجد بنوری ہادی ٹاؤن' ضلع گوجرانوالہ میں جامع مسجد ختم نبوت' جامع مسجد عثمان غنیؓ محمدی ٹاؤن' جامع مسجد صدیقیہ کھوکھرکی' جامع مسجد قبا اپروچ روڈ' جامع مسجد حمیدیہ لیدر کالج' جامع مسجد بلالؓ عمران کالونی' جامع مسجد رحمانیہ اسلام پورہ' جامع مسجد توحیدیہ نوشہرہ سانسی' جامع مسجد بابا رمضانی' سید نگری بازار' جامع مسجد فاروقیہ منڈھیالہ وڑائچ میں مختلف اجتماعات سے خطاب کیا۔ علاوہ ازیں انہوں نے ختم نبوت کانفرنس رسول نگر میں شرکت کی اور اس عظیم الشان اجتماع سے خطاب کیا۔ مولانا فقیر اللہ اختر نے بخاری ہال ختم نبوت بلڈنگ گوجرانوالہ میں حضرت مولانا مفتی نظام الدین شامزی کی یاد میں منعقدہ شامزی شہید سیمینار سے بھی خطاب کیا۔

مفتی نظام الدین شامزیؒ سامراجی قوتوں اور ان کے ایجنٹوں کی آنکھوں میں کھٹکتے تھے

گوجرانوالہ (پ ر) دنیا کی روایات بدل چکی ہیں کہ امریکا خود دہشت گردی کررہا ہے اور الزام مسلمانوں کو دے رہا ہے۔ ان خیالات کا اظہار مقررین نے بخاری ہال گوجرانوالہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گوجرانوالہ اور تحریک احیائے سنت کے اشتراک سے منعقدہ شامزی شہید سیمینار سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ مقررین میں پاکستان شریعت کونسل کے سیکریٹری جنرل شیخ الحدیث مولانا زاہد الراشدی' مفتی نظام الدین شامزی کے شاگرد رشید مولانا محمد یعقوب تبسم' ہفت روزہ صدائے امروز کے ایڈیٹر ڈاکٹر عبدالمعین قریشی' خطیب پاکستان مولانا عبدالواحد سولنگری' جمعیت علمائے اسلام کے رہنما ڈاکٹر طارق محمود رضوی' بزم نانوتویؒ پاکستان کے سیکریٹری شیخ عبدالستار قادری' ماہنامہ الخلافۃ لاہور کے مدیر مفتی رشید احمد علوی' عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا فقیر اللہ اخترؒ بزم افکار گوجرانوالہ کے رابطہ سیکریٹری سید احمد حسین

زید' جمعیت شبان اہلسنت والجماعت کے نگران اعلیٰ میاں محمد اسماعیل اختر' تحریک احیائے سنت ضلع گوجرانوالہ کے صدر مولانا قاری عبدالرشید صدیقی' نثار احمد قیصر' محمد اشرف اعوان اور ابوبکر اشرف شامل تھے۔ مولانا زاہد الراشدی نے کہا کہ امریکی ایجنڈا ہے کہ ان افراد کو ختم کردے جو مجاہدین اور اینٹی سامراج قوتوں کے لئے فیڈ بیک کا کام کرتے ہیں۔ مولانا مفتی نظام الدین شامزئیؒ سامراجی قوتوں اور ان کے ایجنٹ حکمرانوں کی آنکھ میں کھٹکتے تھے' اس لئے انہیں شہید کردیا گیا ہے' ان کی شہادت سے پیدا ہونے والا خلا تو پُر نہیں ہوسکے گا مگر یہ باطل قوتوں کی خام خیالی ہے کہ مفتی شامزئیؒ کی شہادت سے وہ مشن ختم ہوجائے گا جس کے لئے انہوں نے جان قربان کردی۔ مفتی شامزئیؒ کی شہادت سے اس جذبہ کو مزید توانائی حاصل ہوئی ہے اور باطل قوتوں کو شدید مزاحمت کا سامنا کرنا پڑے گا۔ مولانا محمد یعقوب تبسم نے کہا کہ مفتی نظام الدین شامزئیؒ کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے انتہائی عشق تھا' اسی لئے وہ دوران تدریس احادیث کا متن خود پڑھتے تھے اور بعض اوقات تو کئی گھنٹے تک یہ سلسلہ جاری رہتا مگر وہ بے تکان پڑھتے رہتے تھے۔ ان کی سادگی' عاجزی' تواضع' تبحر علمی اور دین اسلام سے لگاؤ مثالی تھا' وہ ایک فرد ہوتے ہوئے ایک پوری تحریک اور تنظیم تھے' ان کے فتاویٰ کو حتمی حیثیت حاصل تھی۔ ڈاکٹر طارق محمود رضوان نے کہا کہ وہ عالم اسلام کی عظیم شخصیت تھے۔ ان کی شہادت سے سماج دشمن' دین مخالف اور سامراجی حلقوں نے کئی مقاصد حاصل کئے ہیں' وہ دینی قوتوں کے سرپرست تھے' ان جیسی ہمہ صفت شخصیات تاریخ میں خال خال ملا کرتی ہیں۔ سید احمد حسین زید نے کہا کہ وہ صحافت' تدریس' فتویٰ نویسی' تصنیفات' جہاد کی سرپرستی اور امریکا کے خطرناک عزائم پر کڑی نگاہ رکھنے والی شخصیت تھے' وہ علم وعمل کا حسین مرقع تھے' وہ جمعیت علمائے اسلام اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مرکزی شوریٰ کے رکن کی حیثیت سے دین و سیاست کی یکجائی کی زندہ مثال تھے۔

قادیانی جماعت اندرونی اختلافات کا شکار ہے: مولانا اللہ وسایا

ساہیوال (نمائندہ خصوصی) برصغیر میں اسلام کی ترویج واشاعت میں اکابرین علمائے دیوبند کی دینی جدوجہد قابل ستائش اور لائق رشک ہے۔ توحید' عقیدہ ختم نبوت اور تحریک آزادی میں ان کی خدمات تاریخ کے ماتھے کا جھومر ہیں۔ ان کی تحریکی' ملی' مذہبی و جہادی اور باطل قوتوں سے ٹکرانے کی خدمات ناقابل فراموش ہیں۔ ان خیالات کا اظہار شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا نے جامعہ محمدیہ میں سیرت خاتم الانبیاء کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ اس موقع پر مولانا عبدالحکیم نعمانی' مولانا قاری عبدالجبار' قاری شکیل احمد عثمان' قاری منظور احمد' مولانا محمد احمد رشیدی اور قاری نصیر احمد بھی موجود تھے۔ انہوں نے کہا کہ قادیانی جماعت اندرونی اختلافات کا شکار ہے' اس خلفشار نے بڑے بڑے جنونی قادیانیوں کو بھنور میں پھنسایا ہوا ہے۔ اس قادیانی انتشار کی وجہ سے پوری دنیا سے قادیانیت کا نام ونشان مٹنے والا ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی تبلیغی جدوجہد سے شیخ راحیل احمد' مظفر احمد مظفر اور رحمت علی سمیت اندرون و بیرون ملک لاکھوں قادیانی مسلمان ہوچکے ہیں۔ اکابرین ختم نبوت کی پُرخلوص جدوجہد سے قادیانیت کے تعاقب کے لئے منظم اور مربوط عالمی نیٹ ورک کام کررہا ہے۔ قادیانیوں کے اسلام لانے کی وجہ سے قادیانی حلقوں پر اضطراب و بے چینی کی کیفیت طاری ہے۔

مولانا حافظ نور محمد کا سانحہ ارتحال

گجرات (رپورٹ: محمد طیب فاروقی) ضلع گجرات کی بزرگ شخصیت حضرت مولانا حافظ نور محمد ۱۲/مئی ۲۰۰۴ء کو طویل علالت کے بعد انتقال فرماگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ حافظ نور محمد ایک متبحر عالم دین اور صاحب نسبت بزرگ مولانا حافظ بدرالدینؒ کے صاحبزادے تھے' مولانا حافظ بدرالدینؒ کا شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ سے خصوصی تعلق تھا۔ حافظ نور محمدؒ نے ابتدائی کتابیں اپنے والد ماجد سے پڑھیں' فراغت کے بعد علاقہ بھر میں اصلاحی درس وتدریس کے ذریعے توحید وسنت کے چراغ جلائے' مجلس ذکر اور دعوت وتبلیغ کے ذریعے سے لوگوں کے دلوں کو اللہ تعالیٰ کے ذکر سے جلا بخشی اور صراط مستقیم پر گامزن کیا۔ مرحوم تمام دینی اور مذہبی تحریکوں کی سرپرستی کرتے تھے اور ان کے ساتھ ہر قسم کی معاونت فرماتے تھے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ساتھ خصوصی شفقت فرماتے تھے۔ مجلس کے ترجمان ماہنامہ لولاک کے پانچ شمارے منگوا کر مفت تقسیم کیا کرتے تھے۔ دینی مدارس کا قیام اور ان کی سرپرستی ان کا محبوب ترین مشغلہ تھا۔ تبلیغی مرکز گجرات سے لے کر علاقہ بھر کے تمام دینی مدارس اور مراکز کے سرپرست تھے۔ کتب بینی کا بہت شوق رکھتے تھے' ہر آنے والے شخص سے دین ہی کی نسبت سے گفتگو فرماتے تھے۔ عرصہ تیس سال سے اپنے والد صاحب کے نام پر قائم کردہ جامعہ بدریہ کی مسجد میں اعتکاف کی نیت سے آخر دم تک قیام فرمایا۔ اکثر

www.amtkn.com www.facebook.com/amtkn313 www.emaktaba.info

روزے کی حالت میں رہا کرتے تھے۔ مسجد ہی میں ۹۵ سال کی عمر میں وفات پائی آپ کی نماز جنازہ میں علاقہ بھر اور دور دراز سے علماءؒ متعلقین اور تمام سیاسی و مذہبی جماعتوں کے رہنماؤں اور خصوصاً دینی مدارس کے طلباءؒ نے شرکت فرمائی۔ مرحوم کا جنازہ ایک مثالی جنازہ تھا جس میں نوے فیصد افراد باریش تھے۔ نماز جنازہ سے قبل علمائے کرام نے تعزیتی بیانات فرمائے۔ نماز جنازہ کی امامت کے فرائض جمعیت علمائے اسلام کے مرکزی رہنما شیخ الحدیث مولانا محب النبی نے سرانجام دیئے۔ مرحوم کے ایصال ثواب کے لئے مبلغ ختم نبوت مولانا محمد طیب فاروقی نے جامعہ نور الہدیٰ میں قرآن خوانی اور دعائے مغفرت وبلندی درجات کرائی۔

مفتی نظام الدین شامزیؒ کی شہادت سے پیدا ہونے والا خلا کبھی پُر نہیں ہو سکے گا: مولانا عبدالرزاق مجاہد

قصور (پ ر) مفتی نظام الدین شامزیؒ کی شہادت سے پیدا ہونے والا خلا کبھی پُر نہیں ہو سکے گا۔ ان خیالات کا اظہار مولانا عبدالرزاق مجاہد نے ایک اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ حضرت مفتی صاحب علمی میدان میں اپنی مثال آپ تھے ان کی خدمات کو ہمیشہ یاد رکھا جائے گا' ہم سب حضرت مفتی شہید نوراللہ مرقدہ کی دہشت گردوں کے ہاتھوں شہادت کی بھرپور مذمت کرتے ہیں' حکومت ملک میں دہشت گردی کو کنٹرول کرنے میں ناکام ہوگئی ہے اور حضرت شامزیؒ کی شہادت حکومت کی نااہلی کا منہ بولتا ثبوت ہے اس میں ایجنسیاں اور قادیانی باطل قوتوں کا ہاتھ ہے۔ اجلاس میں قاری مشتاق احمد' مولانا سید زبیر شاہ ہمدانی' حاجی اللہ دتہ مجاہد' حاجی شبیر احمد مغل' میاں معصوم انصاری' حافظ عبداللطیف' حافظ عبدالباسط قاری محب اللہ قادری' مولانا عبدالرزاق مجاہد' مولانا عبدالاحد قاری غلام محمد انور' قاری محمد الیاس کے علاوہ کافی حضرات شریک ہوئے۔ شرکاء اجلاس نے مولانا مفتی شامزیؒ کے قاتلوں کو فوری گرفتاری کرکے قرار واقعی سزا دینے کا بھی مطالبہ کیا۔

توہین رسالتؐ کے قانون میں ترمیم کی سازشیں کامیاب نہیں ہونے دیں گے: مولانا عبدالحکیم نعمانی

چیچہ وطنی (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا عبدالحکیم نعمانی نے کہا ہے کہ قانون تحفظ ناموس رسالتؐ اور حدود آرڈی نینس میں ترمیم وتنسیخ کی حکومتی سازشیں کامیاب نہیں ہونے دیں گے۔ ادنیٰ سے ادنیٰ مسلمان بھی ناموس رسالتؐ کے دفاع کے لئے جان پر کھیلنے کو اپنے لئے سعادت سمجھتا ہے۔ پرویز مشرف کے مذکورہ قوانین کے متعلق خیالات امت مسلمہ کے خیالات سے میل نہیں کھاتے۔ ان کے بیانات سے یہ تاثر ملتا ہے کہ وہ قانون تحفظ ناموس رسالتؐ کے بارے میں امریکی' یہودی اور قادیانی نظریات کی ترجمانی کررہے ہیں۔ بیرونی نادان آقاؤں کی خوشنودی کے لئے توہین رسالتؐ کے قانون اور حدود آرڈی نینس کے بارے میں صدارتی ریمارکس مداخلت فی الدین کے مترادف ہیں۔ حکومتی ارکان کو دفاع رسالت کا کیا پتہ؟ وہ تو ناموس رسالتؐ کی ابجد سے بھی واقف نہیں۔ برسراقتدار طبقہ نے اوچھے ہتھکنڈے استعمال کرکے اسلامی قوانین اور اسلامی دفعات کو عملاً غیر موثر بنایا ہوا ہے اور اب اندرون خانہ ان قوانین کے وجود کو ختم کرنے کے لئے خطرناک لاوا پک رہا ہے۔ ان حالات میں رائے عامہ کو اصل حقائق سے آگاہ کرکے بیدار کرنے کی ضرورت ہے۔ حکومت اس طرح کے غیر اسلامی اور غیر ذمہ دارانہ اقدامات پر اللہ تعالیٰ اور تمام مسلمانوں سے معافی طلب کرے اور قادیانیوں کے طوق غلامی سے نجات حاصل کرکے مدینے والےؐ کی غلامی کا طوق گلے میں ڈالے۔ حکومت نے قادیانی مشیروں کے کہنے میں آکر توہین رسالتؐ کے قانون کو چھیڑا تو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تمام دینی و سیاسی جماعتوں کے ساتھ مل کر اس تبدیلی کا مقابلہ کرے گی۔ ہم توہین رسالتؐ کے قانون کے متعلق پرویزی ضابطے تسلیم نہیں کرتے۔ ہم زندگی کے آخری سانس تک ناموس رسالت کا دفاع کرتے رہیں گے اور گستاخان رسول کا تعاقب جاری رکھیں گے' دنیا کے کسی قانون کی رو سے توہین رسالت کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔ توہین رسالتؐ کے قانون اور حدود آرڈیننس کو ختم کرکے غیر مسلموں کو مسلمانوں کے متفقہ عقائد اور مذہبی جذبات سے کھیلنے کی کھلم کھلا اجازت دی جارہی ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ اس کے پس پردہ اصلی اسباب ومحرکات امریکی وقادیانی عزائم ہیں۔ ہم دفاع ختم نبوت اور ناموس رسالت کو پامال ہونے نہیں دیں گے۔ اصل حقائق پر پردہ ڈال کر محض میڈیا کے ذریعے اسلام اور مسلمانوں کے خلاف سازشیں کی جارہی ہیں۔ جس طرح صدر' وزیر اعظم سمیت کوئی بشر بھی اپنی یا اپنے والدین کی توہین برداشت نہیں کرتا' اسی طرح کوئی مسلمان انبیاءؑ کرامؑ' صحابہ کرامؓ' اور اہل بیتؓ کے خلاف گستاخیوں کو برداشت نہیں کرسکتا۔ اگر کسی کو توہین رسالت کی حکومتی

باقی صفحہ 20 پر

کیا آپ نے کبھی غور کیا؟

قادیانی

ہمارے نوجوانوں کو ورغلا
کر مُرتد بنا رہے ہیں
اس مقصد کے لئے
وہ کروڑوں روپے پانی کی طرح بہا رہے ہیں

ختم نبوۃ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کی بھرپور نمائندگی کرتا ہے اور مجلس کے پیغام کو دنیا کے کونے کونے میں پہنچاتا ہے، جس میں سیرتِ رسولِ آخرینؐ، سیرتِ الصحابہؓ، دینی و اصلاحی مضامین شائع کیے جاتے ہیں مرزائیت کا بھی جدید انداز میں تجزیہ کیا جاتا ہے

یہ ہفت روزہ امریکہ، برطانیہ، اسپین ماریشس، جنوبی افریقہ، سعودی عرب، نائجیریا، قطر، بنگلہ دیش، آسٹریلیا اور دنیا کے کئی دیگر ملکوں میں جاتا ہے۔

تعاون کا ہاتھ بڑھایئے

خریدار بنیئے — بنائیے

اشتہارات دیجئے

مالی امداد فراہم کیجئے

جب آپ حق پر ہیں تو

آپ نے ناموسِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم اور عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے کیا انتظام کیا؟
کیا یہ آپ کی ذمہ داری نہیں کہ قادیانیوں کی خطرناک سرگرمیوں کے بارے میں معلومات حاصل کریں؟
اگر ہے تو آج ہی ملّت اسلامیہ کے بین الاقوامی ہفت روزہ

ہفت روزہ ختمِ نبوۃ

کا مطالعہ کیجئے

خوبصورت ٹائیٹل
کمپیوٹر کتابت
عمدہ طباعت

ہر جمعہ کو پابندی سے شائع ہوتا ہے

انشاءاللہ اِس میں دُنیا و آخرت کا فائدہ ہے